

اس شمارے میں

۱	جگر مراد آبادی	شعر و ادب
۲	مئس الحق ندوی	آن کل
۳	مظلوم کی بدعا سے بچو	ادایہ
۴	نقوش سیرت	جلد نمبر ۲۳
۵	علامہ سید سیفیان ندوی	رسول و حدت
۶	اصول معاشرت	حضرت مولانا مخدوم حسن ندوی
۷	غیر مسلم اکثریت کے ممالک میں حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسن ندوی	حضرت مولانا مخدوم حسن ندوی
۸	بصیرت افروز	حضرت مولانا مخدوم حسن ندوی
۹	اصلاح معاشرہ کے تینی اصول	مولانا بلال عبدالحکیم حسن ندوی
۱۰	صدائے دل	دری عام
۱۱	پروفیسر محسن عثمانی ندوی	دری مسئول
۱۲	ادبی اظہار	مولانا سائب میر
۱۳	جائزہ	مولانا عبد اللہ حسن ندوی
۱۴	استراق	مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری
۱۵	تجزیہ	محلس مشاورت
۱۶	سیاحت اور نظام سلطنت	مولانا امین الدین شجاع الدین
۱۷	یاد رفتگان	سالانہ زرع اون ۲۰۰۶ء فی شمارہ ۱۵
۱۸	مولانا شہزاد اصلاحی - چند یادیں	ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ممالک کے لئے۔ ۰۵۳۶۵
۱۹	روداد سفر	ذراٹ تحریکیات کے نام سے ہائی ارڈنمنٹ تحریکیات ندویہ علماء لکھنؤ کے پیغمبرانہ کمیٹی، چیک سے بھی جانے والی رقم میں قبول ہو گئی۔ اس میں ادارہ کا انتصان ہوتا ہے۔ براؤ کرم کا خالہ کمحض۔
۲۰	مدرس سے بنگوڑیک	تریلر اور خط و کتابت کا پے

تَعْمِيرِ حَيَاتٍ

شمارہ نمبر ۲۳
۱۰ اکتوبر ۲۰۰۸ء مطابق ۹ رشوال المکرم ۱۴۲۹ھ

زید سرپرستی

حضرت مولانا مخدوم حسن ندوی

(ناظیر مددۃ الحبلاء لکھنؤ)

پروفیسر سعید حمدی

(معتمد بالہدایۃ الحبلاء لکھنؤ)

زید نگرانی

مولانا مخدوم حسن ندوی

(ناظیر مددۃ الحبلاء لکھنؤ)

دری عام

مولانا سائب میر

مولانا عبد اللہ حسن ندوی

محمود حسن ندوی

محلس مشاورت

مولانا عبد اللہ حسن ندوی

مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری

امین الدین شجاع الدین

سالانہ زرع اون ۲۰۰۶ء فی شمارہ ۱۵

ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ممالک کے لئے۔ ۰۵۳۶۵

ذراٹ تحریکیات کے نام سے ہائی ارڈنمنٹ تحریکیات ندویہ علماء لکھنؤ کے پیغمبرانہ کمیٹی، چیک سے بھی جانے والی رقم میں قبول ہو گئی۔ اس میں ادارہ کا انتصان ہوتا ہے۔ براؤ کرم کا خالہ کمحض۔

تریلر اور خط و کتابت کا پے

Tameer-e-Hayat

P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7
E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

مضون تکمیلی رائے سے اور ہاتھ میں ہو ہزار روپی بیس ہے

آپ کے قریبی شرکتی گھر کا کامیکٹر ہے وہ کھلکھل اپنے کار تھانوں پر ٹھکرایا۔ لہذا احمدی در تھانوں پر مال کریں اور

میں اور دو کمپنی پر بھی قریبی شرکتی گھر کا کامیکٹر ہے اور وہ تھنک پر پس، نظری آوار، لکھنؤ سے طبع کر کے وہ تحریکیات

پر پڑھنے لگیں۔ آزاد پر ٹھنک پر پس، نظری آوار، لکھنؤ سے طبع کر کے وہ تحریکیات

جس سماfat و ثیرات بیگوڑاگ بیان شاہد باغ لکھنؤ سے شائع کیا۔

Hashmat Ali (Tameer-e-Hayat) Lko.

Ph:2260433

جید دش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

گھنٹ پیلیس
میں آپ کا خیصہ مقدم ہے

Gehna Palace

Whenever you see Jewellery
Think of us

حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد معروف خاں، محمد فاروق خاں (چاند)

ایک مینارہ مسجد کے سامنے اکبری گیٹ، چوک لاکھنؤ

آج کل

جگر مراد آبادی

- مگر جمل خوب پریشان ہے آج کل
- ساز حیات ساز شکست ہے آج کل
- آنکھیں تمام مشہد عشق و بھال ہیں!
- انسان کے سائے سے بھی گریزان ہے آج کل
- اور اس کا نام فصل بھاراں ہے آج کل
- دل کی جراحتوں کے کھلے ہیں چن چن
- چن چن میں بوئے وفا کا پتہ ٹھیں
- تھہبُ نفس، سربہ گریان ہے آج کل
- خود زندگی متعار گریزان ہے آج کل
- کم ظرفی مزاج نمایاں ہے آج کل
- ہر درد کا یہ نوچ آسان ہے آج کل
- اممازِ حسن بن کے نمایاں ہے آج کل
- شاشکی کے بھیں میں ہے روح زندگی!
- وہ قومیت کہ جس سے ہے انسانیتِ ذلیل
- ہندوستان میں کس قدر ارزائ ہے آج کل
- ہے رخ کائنات جوہندو ہے ان دونوں
- تعداد ایک فرقہ کی جتنی بھی گھٹ سکے
- وہ دن گئے کہ طائرِ مقصود تھا فکار
- کہتے ہیں جس کو صورتِ آزادیِ دلن
- کائنے کی کے حق میں کسی کوکل و شر
- سرمایہ داریوں کی طرفداریاں ہیں سب
- نسبت اب اس کو شہیدِ مستور ہے کہاں
- کچھ رہبرانِ قوم، جو مغلیں ہیں واقعی!
- لیکن میں دیکھتا ہوں درپرده شہود
- اس سے تو خود کسی ہی قیمت ہے اے جگر
- وہ مصلحت جو پیوڑہ مرداں ہے آج کل

مظلوم کی بدوعا سے بچو

شیخ الحنفی

حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشتریؓ سے روایت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ظالم کو دھیل دیتا ہے پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو وہ اس کی پکڑ سے نکل نہیں سکتا۔ (متفق علیہ)

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے، حضرت انسؓ سے روایت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مد کروچا ہے ظالم ہو یا مظلوم آپ کا ارشاد سن کر ایک شخص

نے عرض کیا کہ اللہ کے نبی مظلوم ہے تب تو اس کی مد کروں گا، اگر ظالم ہے تو اس کی مد کس طرح کروں، آپ نے فرمایا اس ظالم سے روکو سیاسی اس کی مد ہے۔

ظالم کا مزابدا کڑواہے، اس کا انجام بہت ہی براہ، ظلم سے بڑھ کر کوئی اور گناہ خدا کے نزدیک قابلِ برائیں، اللہ تعالیٰ نے ظالم کو عقیل دھکی دی ہے اتنا کسی اور کوئی نہیں۔

فرمایا: «إذا اعتدى للظالمين ناراً احاط بهم سرادقها وان يستغثوا يغاثوا بماء كالمعهل يشوى الوجه بشس الشراب وسأله مرتقاها» (سورہ کہف: ۲۸)

”هم نے ظالموں کے لیے دوزخ کی آگ تیار کر کی ہے جس کی قاتم ان کو گھیر رہی ہوں گی اور فریاد کریں گے تو ایسے کھوئے پانی سے ان کی فریاد پوری کی

جائے گی جو پھٹے ہوئے تابنے کی طرح (گرم ہو اور جو) چہروں کو بھون ڈالے گا (ان کے پینے کا) پانی بھی برائیں گا ہمیں بھی برائیں گا۔ دوسری جگہ فرمایا۔

”يدخل من يشاء في رحمته والظالمين اعد لهم عذاباً أليمـاً“ (سورہ دھرم: ۳۰)

”جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کے لیے اس نے دکھدیے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

ظلم کی بدرتین خلیل یہ ہے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بھرایا جائے جب کہ سب کا خالق وہی ہے، حضرت اقمان کی زبان سے فرمایا۔

”يَا بَنِي لَاتْشَرُكْ بَالَّهِ إِنَّ الشَّرْكَ لِظَّلْمٍ عَظِيمٍ“ (سورہ لقمان: ۱۳) ”اے بیٹے! خدا کے ساتھ شریک نہ کر، شرک تو بزا (بخاری) علم ہے۔“

لوگوں کا حق مارنا اور اس میں ظلم و زیادتی کرنا ان گناہوں میں سے ہے جو معاف نہیں ہوتا، ظلم اتنا بڑا گناہ ہے کہ نمازو دکوہ اور توبہ و استغفار سے بھی اس کا کفارہ نہیں ہوتا حتیٰ کہ ظالم صاحب حق کو اس کا حق واپس کر کے یا مظلوم سے معاف کروائے۔ فرمایا: ”وَمَا يَرِيكُ بِظَلَامِ الْمُعْدِيْدِ“ (سورہ حم سحمد: ۴۵) ”اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔“

حدیث قدیمی میں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”يَا عَبْدِيْ إِنِّي حَرَمَتُ الظَّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ يَنْكِمْ مَحْرَماً فَلَا يَظْلَمُوا كُلَّ مُسْلِمٍ عَلَى الْمُسْلِمِ“

حرام دمہ و ممالہ و عرضہ۔“

(اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اور ظلم کو تم پر بھی حرام کیا ہے، ستم باہم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ ہر مسلمان کی جان و مال اور عزت و ایرو

دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔)

کبھی کبھی اللہ تعالیٰ ظالم کو سزادی نے میں دھیل دیتا ہے چنانچہ وہ اپنی گمراہی اور سمجھدی میں عرصہ سک جاتا ہے اور بر ایر ظلم و جو کر کرتا ہے، فرمایا:

”وَلَوْ يَعْلَمَ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرُّ اسْتَعْلَمُهُمْ بِالْحِرْ لِقْنَسِ الْبَيْهِمِ احْلَمُهُمْ فَنَذَرَ الذِّيْنَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَ نَافِي طَغْيَانِهِمْ بِعَمَهِنَهِ“ (سورہ یونس: ۱۱)

”اگر خدا لوگوں کی برائی میں جلدی کرتا جس طرح وہ طلب خیر میں جلدی کرتے ہیں تو ان کی (عرکی) میعاد پوری ہو یعنی ہوئی، سوجن لوگوں کو ہم سے ملے کی تو قع

نہیں انہیں ہم چھوڑ رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھکلتے رہیں۔“

یہ بھی اللہ کا انعام ہے کہ اللہ ظالم کو دھیل دیتا ہے اس کو مہلت دیتا ہے کہ شاید وہ تو یہ کر لے اور اپنی سرکشی سے باز آجائے۔

رسول وحدت

علامہ سید سلیمان ندوی

جاتی ہے، وحدت کا چہرہ نمایاں سے نمایاں
تر ہوتا جاتا ہے۔

عبدالجلیل میں انسان ہر کام کا ایک الگ دینا
ماتحتا ہے، اور سمجھتا ہے کہ تمام افراد اور وحدات کا
تعلق علیحدہ علیحدہ فالوں اور موثروں سے ہے، اور وہ
ان سب کو پوچھتا ہے، بیماری کا ایک خدا ہے، بلکہ

مسلمانو! آج کی مجلس وہ مجلس ہے جس میں
ہے، دیکھنے والوں کو آسان، زین، پہاڑ، جنگل، دریا
سرکار بنت محرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل
نظر آتے ہیں، پھر آسان میں آفتاب، ماہتاب، سچ
حق، جنگ کا الگ، صلی کا الگ، خلقت کا الگ، بیدار کا
الگ، علم کا الگ، دولت کا الگ، خیر کا الگ
اور شر کا الگ، لیکن اس سے پہلے کہ سائنس اس باطل کا
انکار کرے، دین حق نے اس کے تاریخ پر بھی خدیعے
اور تعلیم دی کہ وہ ایک حق ہے جو آسمان سے زمین تک
کہ جن سے ہمارے لئے موجودہ دنیا میں راہیں ہلکیں،
سامنے آتی ہیں، تو انہوں نے ان سب کو کثرت کی
اور ہمارے موجودہ مشکلات آپ کے ذکر کے وسیلے
جلوہ انگیزیاں سمجھ کر ان میں سے ہر ایک کو اپنا بنا خدا
سے اور آپ کے پیغام حق میں فکر کے ذریعہ سے حل
اور دیوتا بنایا، کسی نے آفتاب کو پوچھا، کسی نے ماہتاب
کو، کسی نے دریا کو اور کسی نے پہاڑ کو، لیکن ایک
مودعاً عظیم کی نکاحوں نے ان کثرتوں کے بیچے
وحدت انہیں

”هو الذي في السماء الله وفي الأرض
الله“ (زحروف)

دوسٹ و دشمن اور موافق و مخالف سب کو تعلیم
وحدت کا جلوہ دیکھا، اور پکارا تھا کہ میں ان کے نہیں
بلکہ ان سب کے ایک اور واحد اور تنہا خالق کے آئے
ہے کہ پیغمبر اسلام علیہ السلام کی سب سے اولین
اور آخرین خصوصیت توحید کی تعلیم ہے، مگراب تک اس
بھی وہ حقیقت باہر ہے جو توحید کا جوہر ہے، ملک
سر جھکاتا ہوں۔

لطفِ توحید کو ایک خاص اصطلاح میں استعمال
کیا گیا ہے، یعنی یہ کہ آپ نے خدا تعالیٰ کی وحدت کی
کامل تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کی، لیکن آؤ آج ہم
اس کی طرف کیا جوان آسمانوں کا اور زمین کا خالق
وحدت کی تعلیم کی تحلیل کریں اور دکھائیں کہ آپ نے
ہمود بن کر، اور میں دوسروں کو خداۓ برحق کا
الملوکوں کا خاتم کر کے آسمان و زمین میں صرف ایک
شہنشاہی قائم کی اور تمام عالم کو ایک نظام ربانی کے
قول کرنے کی دعوت دی۔

دینیا کے تمام علوم و فنون اور فلسفہ و سائنس کی تمام
شاخوں کی پوری کوششیں اور تحقیقیں صرف ایک ایک
دینی کی خلاف نہ ہے ایک دین کی خلاف نہ ہے ایک دین کی خلاف
کی نئی نگیاں نظر آتی ہیں، ظاہر ہیں نہ گاہیں کثرت کی
اصل کی فرع ہیں کہ ان رنگارنگ کثرتوں میں وحدت
کی تلاش کی جائے اور اس ایک علت کا پہ
انہیں نئی نگیوں میں اُبھے کر اور واحد کو شیر دیکھ کر صرف
آئے، مگر انہوں نے کہ یہ حقیقت پوری طرح و اتفاق
سے شرک بن جاتی ہیں، مگر حقیقت شاس نگاہ کثرت
علم و فن میں جس حد تک حقیقت کی منزل قریب ہوتی
ہو کر لوگوں کے سامنے نہیں آئی اور آخر دنیا کو دنیا کے

اس کے بعد بھی جب وہ قلم کرتا رہتا ہے اور کمزوروں و ناؤنوں پر زیادتی میں کرتا رہتا ہے، یا خدا کی ذمیں و مہلت سے دھوکے میں رہتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی
حثیت گرفت کرتا ہے اور اس کو اپنی سراکے کوڑے سے ایسی مار مارتا ہے کہ وہ دیکھنے والوں کے لیے غربت اور خدا کے نیک بندوں کے لیے صحیت ہوتی ہے۔ اگر ہم گذشت
صدیوں کے واقعات سے ہمہت ماحصل کریں اور قرآن نے اگلے لوگوں کے قلم کے جو قصے بیان کئے ہیں پھر ان کے قلم کے سب جو عذاب آیا ہے ان پر غور کریں تو اس میں
ایسی غربت نظر آئے گی جو ظالم کو قلم سے روکنے، یا کم از کم یہ کہ اس کے قلم و زیادتی میں کی کردے اس کو زمین میں سر کشی و فساد برپا کرنے سے ڈرانے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
”وَكَلَّكَ أَخْذُرِيْكَ إِذْ أَخْذَ الْقَرِيْبَ وَهِيَ ظَالِّمَةُ إِذْ أَخْذَهُ الْبَيْمَ شَدِيدَ“ (سورة هود: ۱۰۲)

اور تمہارا پروردگار جب نافرمان بستیوں کو پکڑا کرتا ہے تو اس کی پکڑ دکھنے والی (اور) حثیت ہے۔
مقظلوم کی پکڑ اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں وہ برادر است خدا تک پہنچتی ہے فرمایا نوماللہ بعافل عما تعلمون“ تم جو پکھ کرتے ہو، خدا اس سے بے
خبر نہیں۔ (سورہ بقرہ: ۷۳)
مقظلوم کی نظر و مدد کر کے اس کا حق دلانے اور ظالم قلم سے روکنے ہی میں معاشرہ کے نظام کا سدھار و حفاظت ہے اور اسی طرح سے کمزوروں کو طاقتور کے قلم
کسی کمزور اور کسی کو طاقتور بنانے میں بھی خدا کی حکمت پوچھدہ ہے وہ چاہتا تو سب کو میکاں بنا سکتا ہے، خدا اس شخص کو خوش رکھے جس نے اپنے ساتھ انصاف کیا
صرف اپنا مال یا اور اس پر جو حقوق تھے ان کو ادا کئے اور عدالتوں اور جو بھائی ہوں کو اپنے قلم و شکایت سے عافیت میں رکھا۔
اگر لوگ ان مذکورہ دونوں باتوں پر عمل کریں تو کوئی بادشاہ اور حاکم ظالم نہ نظر آئے اور نہ کسی کارکن میں خیانت نظر آئے، نہ چوروں کا وجود ہونے اور کھوٹ
اور دسروں کا مال غصب کرنے والے نظر آئیں، نہ گرہ کنوں کا وجود ہو، نہ جیلیں مجرموں سے بھریں، نہ عدالتوں میں بھگلنے والوں کا شور و ہنگامہ ہو، کسی بے خطا کو اپنے لیے
کوئی خوف و اندیشہ ہو اور شودہ اپنے ہمیشہ سماں پر کوئی الزام لگائے اور اس سے بدگاں ہو، اگر عوام اپنے حکام کو درست کر دیں تو وہ کسی دن اختیار کریں، اگر عوام حکام
سے ظالم کو قلم سے روکنے اور مقظلوم کی دادرسی کا مطالبہ کریں اور اس میں شجدہ ہو جائیں تو نہ وہ جیلیں چلا کیں نہ شور شخب کریں اور نہ آئیں آئیں کی دھمکی اور مال لوٹنے و غلط
دن پسندیدہ افعال کی خیر سائی دے، اور نہ ہی مرکزی شہروں اور دارالسلطون میں قتل و عمارت گری کے واقعات پیش آئیں، قلم اسی پیچرے ہے جس سے خوف و بے جھی پیدا ہوتی
ہے اور گھروں، بکارخانوں و دکانوں اور دفتر میں اطمینان کے ساتھ حکام کرنے والوں کو غیر مطمئن و پریشان کر دیتی ہے، ہمارا یہ دو تہذیب و تقدیم کی ترقی اور مکمل آزادی کا دور
ہے جیسا کہ آئین کے لوگ بحثت ہیں۔

سب ظلموں سے بڑھ کر حکومتوں اور قوموں کا ایک دوسرا پر قلم کرتا ہے، جہاں نہ عمدہ کا خیال کیا جاتا ہے نہ قوموں کا اخراج ہوتا ہے نہ کسی مصلح کا اثر ہوتا ہے،
آن یہ چیزیں کس بنا پر ہو رہی ہیں؟ عہد ٹھیکی کیوں ہو رہی ہے؟ امن و امان کی جگہ جنگ نے کیوں لے لی ہے؟ یہ سب کچھ محض اس لیے ہو رہا ہے کہ خود غرضی کا دور رہا ہے
اپنے کو برتر اور دوسرا کو کمزور و خیر بھینٹنے کی ذہانت پیدا ہو گئی ہے، حکومتوں کا زوال اور تخت و تاج چھیننے اور بادشاہوں اور حاکم کے معزول ہونے، پڑھی لکھی قوموں میں
ہنگاموں اور بیویات کے سارے واقعات قلم بخیت، کمزوروں کو تھیر بھینٹنے اور ناہلبوں کو حاکم بنانے کے سبب پیش آ رہے ہیں، یہ تو ہونا ہی چاہئے جیسی کرنی و سی بھرنی، جیو و گے
ہم ذرا غور سے کام لیں تو ہم کو نظر آئے گا کہ شاعر کے یہ اشعار صورت حال کی پوری تصویر کشی کر رہے ہیں۔

وہ کوئی جنم کو نظر آرہی ہے
جو اپنی شوکت چڑھتے ہیں اور اس کے گھولوں کو نگھوٹنے
ذرا اس کے گھولوں کے چھولوں کو نگھوٹنے
تو خون غریبان کی بو آرہی ہے
گلڑشیں کی بات یہ ہے کہ اس وقت قلم کو ظلم کہنے والا بھی دور دہنک کوئی نظر نہیں آتا۔

و حدت کی غلط تعبیریں
آخوندی خیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتشار ہے
کہ آپ کی بحث اس حقیقت کو اس وضاحت اور شرح
و تفصیل کے ساتھ پختہ کرے کہ دنیا اس کو قول
کر کے پھر مخلانا سکے۔
و حدت کی غلط تعبیریں
بہت سے انسانوں نے اس کو ایسا مانتا تھا کہ وہ
پرستش کرے گے؟ جواب ملتا ہے الہ والہ آباں کی
ابراهیم و اسحاق، حضرت موسیٰ کے عہد میں مصر کے
جادوگر ایمان لاتے ہیں مگر کس پر؟ آمنا رب ہارون
اور سرتے قائم کر کے یہ تلقین کر لیا تھا کہ وہ مصرف
ہم بلند و شریف انسانوں کے طبقہ کا واحد خدا ہے،
و موسیٰ، ہمہ ہارون اور موسیٰ کے طبقہ کا واحد خدا ہے،
اور تقریب کے ساتھ آپ نے دی، وہ آپ کی تعلیم کی
اعیازی خصوصیت بن گئی ہے، اس نے بتایا کہ اللہ
تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے بھی واحد ہے، اور اپنی
صفات کاملہ کے لحاظ سے بھی واحد و منفرد ہے۔ اور اپنی
عیادتوں کے لحاظ سے بھی غیر شریک ہے، وہ نہ
کو خاص تصور کرتے تھے، اور پھر یہ بھی ایرانی اور آریہ
اور اس کے رہنے والوں میں منتظم ہو کر اس طرح
تم انہیں منتظم ہو کر واحد ہے، اورتے وہ وضاحت
احوال کی بنا پر دو ہے، بلکہ وہ آپ، واحد، منفرد،
دو ہو گئے تھے کہ ان میں سے ہر ایک کو جائے خود بھی
صرف کواری ماں کے میں کا باپ رہ گیا تھا۔
بیغیر اسلام کی تعلیم
یہ تھا اُس خدائے واحد کا تخلیل جو قوموں
کی الہیت میں ذرہ برا بر شریک ہو سکے، اور نہ کسی
تمرو و فرعون یا کسری و قصر اور مہاراج کو یہ اختیار ہے
لقطہ دیتا الہیت اور خدائی کے معنی دیتا ہے تو یہ لقطہ
کہ وہ اُس کی شہنشاہی اور ربویت میں شرکت کا عویز
کر کے انا ریسم الاعلیٰ کی آواز بلکہ کر سکے۔
سب کا ایک خدا
لیکن تو یہ کی جیل بھی ایک ایک اور قدم کیحتاج
شیوا و شو جودوں خالق و قوم کے معنوں میں ایک
حقی اور وہی تعلیم تھی کہ وہ واحد و منفرد جو ہمارا خدا ہے،
جس طرح وہ اپنی ذات و صفات و عبادات میں واحد
و منفرد ہے اسی طرح اپنے تعلق کے لحاظ سے بھی منفرد
اور درسرے و شنوں کے لحاظ سے بھی منفرد
ہوں لذی یعنی ویسیت، وہی مارتا اور جلاتا ہے، وہ
پاک شزاد ان ایران دہور مدارک خدا تھا، وہی ہر ذرہ
خاک، ہر جزوگر، اور ہر کاہ و خاشاک سے لے کر
آفتاب و ماهتاب، انسان و جیوان اور گل و گزار کا
و احد خالق و مالک ہے، ما سو ایں جو کچھ ہے سب اُس
کی تھوڑی، سب اُس کے بندے اور سب اُس کے جھوٹ
ہیں، تمام کائنات اسی ایک کے قبیلہ ہے، وہی مارتا اور جلاتا ہے، وہ
پست و بلند، نیک و فراز، اور فرش و عرض سب
اسراں کے نزدیک وہ خاص اُن کے خاندان کا خدا
حیثیت سے سب اُس کے سامنے ایک ہی درجہ اور رتبہ

رکھتے ہیں، سب اُسی کے بندے ہیں اور وہی ایک اور اسی میں حکومت ہے،
اور اسیں، قومیتیں اور ملتیں سب اُس ایک کی سربویت
کے لئے اور وہ صرف دید کے اوراق میں حکومت ہے۔
سب کا خالق و مالک اور مجھی و محیت ہے، بھاں کوئی
علی الاطلاق میں برابر کی شریک ہیں فرمایا۔
محمود (علیہ السلام) کا خاص خدا نہیں، قریش کا خدا نہیں،
تو رانی سے محروم خیال کرتا تھا، جو اسراں اپنے سماکیں
عرب کا خدا نہیں، مسلمانوں کا خدا نہیں، بلکہ کل دنیا کا
فانقوں“
ایک خدا ہے۔ ایک وحدت ربانی ہے جس میں کل
پیش کیتم سب کی امت، ایک ہی امت ہے،
عیسائی صرف اپنے آپ کو خدا کی فرزندی کا مستحق کہتے
بندگانِ الہی باہم یکساں شریک ہیں، وہ سب اُس کے
تجھے، لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تخصیص
کو خدا کے شانِ رحمت اور نعم و انصاف کے منانی تصویر
بندے ہیں، اور وہ ایک اُن سب کا خدا ہے، قرآن کی
دعا کے لحاظ کر کر کو خدا کا تخلیل تھا وہ خاندانی
سُب سے پہلی سورہ نماز کی سب سے پہلی دعاء اور اس
یہ وہ بلند تخلیل ہے جس نے نہ صرف عرب و عجم،
کیا اور قرآن مجید نے متعدد آئینوں میں اس کی
دعاء کا سب سے پہلا فقرہ: جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ
ترک و تبیحک، زنگ و فرنگ، ہندوستان، روم و تاتار،
تردید فرمائی۔ ایک یہودی حضرت موسیٰ کے سوا سب
عیاذتوں کے لحاظ سے بھی واحد و منفرد ہے۔ اور اپنی
علیہ وسلم نے ہم سب کو سماں کی ایک
جیخبروں کا انکار کر سکتا ہے، ایک عیسائی صرف حضرت
”الحمد لله رب العالمين“ ساری خوبیاں اُس
اختوت عامد میں مریوط و تسلک کر دیا، بلکہ انسانوں
عیسیٰ کو خدا کا بینا مان کر عیسائی رہ سکتا ہے، ایک ہندو تمام
ایک خدا کی ہے جو انسانوں کو سمجھی اپنی پروردگار ہے۔
اوہ جیسا کو شور کہہ کر عیسیٰ ہندو ہو سکتا ہے، ایک رُوحی
ایک ہی ربویت ہے جس میں نہ صرف کل دنیا،
کر کے انسانوں کو جیسا کوئی اُن کی خدمت، اوہ جیسا کو
حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی حکیم
بلکہ دنیا کی تمام تخلیقات کیساں شریک ہے، اور اس
کو انسانوں کی خدمت کا سبق پڑھایا اور انسانوں
کر کے سمجھی دینداری کا جو ہی کر سکتا ہے، لیکن ایک مسلمان
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ جب تک
جیجوں انسانوں پر لطف و شفقت کے لیے مجور کر دیا۔
 تمام تخلیقات کو متادیا جو ایک خدا کے مانے کے باوجود
”وما مين دابة في الأرض ولا ظير يطير
دنيا کو اور قوموں اور خادوں کو گویا مختلف خادوں
بحاجة إلى امام امثالكم“ (انعام)
میں تقیم کر دیتے تھے اور متادیا کہ ہم سب کے سب
نہ تو کوئی زمین میں رینگنے والا جانور ہے اورتے
کوئی پرندہ ہے بندے ہونے کی حیثیت سے
ایک خدائے واحد کے بندے ہونے کی حیثیت سے
بناہم بھائی بھائی ہیں، سید ہوئی کرشم، پرانے خاندانی
کرتے تھے، لیکن ان میں سے بعض کو مانتے تھے اور بعض
مسلمان ہوں کہ فصلم، برہم ہوں کہ چمار، یورپیں
کوئیں مانتے تھے، یہود حضرت عیسیٰ کو خود بالله کا ذمہ
ہوں کہ ایشیائی، سب ایک ہی آقا کے غلام اور باہم
بکھتے تھے، اور ان پر طرح طرح کی تبتیں لگاتے تھے،
خواجہ تاش ہیں۔
وحدتِ الہی کے بعد وحدتِ رسالت کا درجہ
ہے، اور اس سلسلہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تریش حضرت عیسیٰ کے نام سے چلانے لگتے تھے، یہود
نے جو اصلاح فرمائی، جو غلط فہمیاں دور کیں،
و انصاری دوپوں حضرت داؤڈ اور حضرت سليمان کو صرف
سارے انسانوں کا پروردگار، سب انسانوں کا
بادشاہ بھتھتے تھے، اور تینوں بیٹے تھے، اس
کو ذرا تفصیل سے سنن کی ضرورت ہے۔
تخصیص کا ابطال
یہ وہ وحدتِ ربانی ہے جس کا جلوہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم نے دیکھا، اور وہ حقیقت
ہے جس کو آپ کی تلقین نے ہم کو سمجھایا، وہ ایک محدود
ملک کے متعلق سرزد ہوئی وہ یہ تھی کہ بیوت کو ایک محدود
شہنشاہ مطلق اور رب الحجاج ہے، اور تمام تخلیقات ارشی
اور تخصیص پیغمبر امرار دے لیا گیا تھا، ایک ہندو
و مادوی، انسانی، جیسوی، اور تمام دنیا کے خاندان
کہتے تھے کہ خدا کی بولی صرف بیٹیں کے رشیوں اور منیوں
کرتا چاہے۔ (جاری)

آخری قسط

غیر مسلم اکثریت کے ممالک میں مسلمان کا انداز حیات

حضرت مولا ناصر ابو الحسن علی حسینی مدودی

اممیان بھی باقی رہے، توحید بھی باقی رہے، مگر آخرت بخواستہ کبھی آپ اس ملک سے جانے کا ارادہ کریں
بے شک کماہ اور کھاہ، زبانیں پڑھو اور سکو، بھی باقی رہے، تمام بڑی پاشندوں کے متعلق خدا کے
تو یہاں کی خاک آپ کا دام خام لے۔ آپ کے ادب میں امتیاز پیدا کرو، مصنف ہو، شاعر ہو، ادیب یہاں آپ سے سوال ہو گا کہ اللہ نے آپ کو سیکھوں
بھائی آپ کے راستے میں لیٹ جائیں، مسلمان جہاں ہو، بڑی زبان کے فاضل ہو، پروفیسر ہو، انجینئر ہو، برس اس ملک میں باقی رکھا، لیکن حضرت ابراہیم کی رہتا ہے، محظوظ بن کر رہتا ہے، کسی قوم کے سائنسیت ہو، لیکن اس کے ساتھ اسلامی خصوصیت اسی دعوت اور آپ کا دین کیوں آپ کے اندر محدود رہا، سر پر زبردستی مسلط ہو کے رہنا مسلمان کی شان نہیں، آگرآپ کے اندر روزیں اور جنگی چاہئے جس طرح اس کو پھیلانا اور وسیع ہونا چاہئے تو آپ کے سارے مسائل حل ہو جائیں۔

دوشنبہ مستقبل اور اعنی کس پکی ضمانت

میں یہاں برما میں آکر بہت محفوظ ہوا، مجھے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ یہاں مسلمانوں کا مستقبل روزش ہے، خدا کے فضل سے وہ مخلکات بھی نہیں دوستو! خدا نے آپ کو بڑی نازک امانت ہو کر وہ آپ کے پاس آئیں۔

پسپرد کی ہے، عرب کے لوگ اور وہ لوگ جو مکہ میں میں جو دوسرے ملکوں میں رہنے والوں کو بخشی آتی ہیں، وہ اسلام اور قتوار جو بعض ملکوں میں پائی جاتی ہے، آپ رجت بھی نہیں جو بعض ملکوں میں کسی تواریکی صورت نظر نہیں اسلام کی تاریخ امتحان نہیں جتنا کہ آپ کا بڑا امتحان ہے۔ مصر اور شام کے مسلمانوں کا کوئی امتحان آتی، کوئی انکرکشی نہیں ہوئی، جیسیں میں کوئی انکرکشیں بھیجا اس ملک میں اطمینان سے رہنے لیکن یہ ارادہ کر کے رہنے کہ آپ اللہ کے دین کے داعی ہیں، تاکہ اللہ کی خدمت آپ کے ساتھ شامل ہو، اگر اللہ کی خدمت آپ کے ساتھ شامل رہی تو کوئی آپ کا بکال بیکھنی کر سکتا۔

مث نہیں کہا کبھی مرد مسلمان کہ ہے اور ذہانت کا بھی، آپ کی وقت فیصلہ کا بھی امتحان ہے، ہمارے اندر کمزوری آئی ہے، ہم نے اپنی انفرادیت اور زندگی کی صلاحیتوں کا بھی، آپ کو ثابت کرتا ہے کہ کھودی ہے، ہمارا تاج درمرے تاج روں سے الگ نہیں، ہمارا ملازم دوسرے ملازموں سے الگ نہیں، اور ہمارا آپ ایمان کے ساتھ زندہ رہنے کے الگ نہیں۔

میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ بڑی خصوصیات پڑھا لکھا انسان دوسرے پڑھے لکھے انسانوں سے الگ اپنے اندر خوشی سے پیدا کیجئے۔ زبان سیکھے، پچوں کو نہیں، ہم کو تو ایسا متاز ہونا چاہے اور ہم میں اسکی پیچان پڑھائیے، اپنا حصہ رسیدی حاصل کیجئے، ملک کے ہونی چاہئے جیسے برسات میں رات کا دیامنہ شہزادے یا یا ایضاً نہیں میں اپنے شایان شان حصہ لے جائے، لیکن ساتھ اندر حیری رات میں ستارے چکتے ہیں۔

یہی ساتھ داعی بھی ہو، مومن بھی رہو، توحید کا اعلان بھی ضرورت ہے، اس لیے آپ موزون بن کر رہے ہیں،

اس فقار نامہ میں موزون کی صدائی جائیے، اللہ اس صدائی کی ضرورت ہے تو موزون کی بھی ضرورت ہے اس بکلے میں صدائے توحید بلکہ کرنے کی بھی ضرورت ہے، اس لیے آپ موزون بن کر رہے ہیں،

کیوں مکث کی قتوار کرتے رہو، اور پیغام پہنچانے والے بھی ہو۔

میرے دوستو! آپ کو بہت کچھ کام کرنا ہے، آپ کا مقام تحقیق کا مقام نہیں۔ مقلد کا مقام آپ کو اس ملک میں محظوظ بن کر رہنا چاہے، آنکھوں نہیں، آپ کا مقام امام اور پیشووا کا مقام ہے، آپ کا کاتراہن کر رہنا چاہے، اس طرح رہنا چاہے کہ اس دل میں جیسا باقی رہنا ضروری ہے اسی طرح ملک کے ذرے ذرے کوآپ سے اُس ہو، خدا

جن ہے "اجعلنی علی خزانِ الارض"۔ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرنا چاہئے۔

سبت پھر پڑھ مددافت کا عدالت کا شجاعت کا یا جائے گا تجھ سے کام دیا کی امامت کا آپ میں غیر معمولی ذہانت اور انصاف کا ایسا جذبہ ہونا چاہئے کہ آپ ترازوں بن جائیں، یہاں تک کہ آپ کا ایک فرد اکٹھ کر کے کہ اجعلنی علی خزانِ الارض۔ حضرت یوسف نے جو کچھ کہا ان کی کوئی سفارش کرنے والا نہیں تھا، وہ ایک بیگانہ قوم کے فرد تھے، لیکن آپ کا کیریکٹر، آپ کا اخلاق، آپ کی دینات، آپ کی نبوت، اس کی سفارش کرنی تھی۔

حضرت مولا ناصر ابو الحسن علی حسینی مدودی، تقریباً تیس سالہ تھا، ملک میں شائع نہ ہو سکی تھیں، روح پرور اور انقلاب اگلی تقریباً فرمائی تھیں۔ تقریباً ایک تکمیل میں شائع نہ ہو سکی تھیں، اب یہ سعادت محل تحقیقات و تشریفات اسلام لکھنؤ کو حاصل ہو رہی ہے، جو کہ "تحفہ بر ما" کے نام سے اس کا جموعہ شائع کر رہی ہے، اسی جموعہ سے تقریباً فوادہ عام کے لیے پیش کی جا رہی ہے۔

ایسے ملکے مسلمانوں! آپ میں سے ایک ایک فرد پیدا کرنے کا راستہ یہ ہے کہ محبووں کی وضع اختیار کرو، میں یہ قابلیت ہوئی چاہئے کہ وہ اپنے ملک کے برا کے دستے! تمہارا دنیا میں باقی رہنا، پھلنا محبووں کے خاندان میں داخل ہو جاؤ، ان کی تہذیب باشندوں سے اور برادران وطن سے خواہ وہ کسی نہ ہے اور پھر انہا، کامیاب ہونا، کمزور ہو تو طاقتور ہونا، مغلوب پیدا کرو، اور محبویت کے مرکزِ اعظم اور منبعِ اعظمِ محظی ہو تو غالب ہونا اللہ کے یہاں مقدر ہے، اور اللہ کے عالمیہ و علم کی وضع اور تہذیب اختیار کرو، تب آپ مجھے وزیر صنعت اور معدنیات بنا کر دیکھو، وزیر داخلہ بنا کر دیکھو۔ آپ میں اسکی قابلیت ہوئی چاہئے اور ملک کے نہ کامیابی اور غلبے کا فیصلہ۔

ایسے اندرونی صفات پیدا کیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہو نسبتیں عزیز دوستو! آپ کی دوستیں ہیں، ایک نسبت ہر طبقہ کے لوگوں کی نہیں آپ کی طرف احتیم، سے پیار رہتا ہے، اور جس کی وجہ سے ابراہیم علی السلام اور ملکوں اور اس کی خاک سے، اس کے مسائل، خلیل نہیں۔ آڈر کے خدا جانے کئے ہیں تھے، دنیا میں اس کی مصلحتوں اور ذاتی اخراج اور ذاتی عروج سے، آن کوں ہے جوان کے نام جاتا ہو، لیکن صرف ابراہیم اس کی اللہ کے یہاں کوئی حقیقت نہیں، اور ایک نسبت اسے ابراہیم علی السلام سے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے حضرت ابراہیم نیولیا بائل میں پیدا ہوئے یا اس لیے جس کے زیادہ ذہین اور خوبصورت تھے، بلکہ اس میں آنکھیں کوہ بہت زیادہ تھیں، صرف ابراہیم اس کے حضرت ابراہیم علی السلام سے، نسبت اللہ کو پیاری ہے۔

مگر آباد ہستی میں یقین مرد مسلمان کا بیباں کی شب تاریک میں قدیل رہبی

دین و دنیا بھم آمیز محبوبیت کا راستہ

آپ کو یقیناً اپنے ملک کا وفادار رہنا کامیابی کی شرط یہ ہے کہ تم اللہ کے محظی چاہئے۔ اپنی لیاقت اور قابلیت کا سکر دیا گھوں پر اور دنیا میں، بدکردار یوں، بے ایمانوں اور دغناکیوں کی اس قانون سازوں کے ذہنوں اور نسل پر اور ساری دنیا میں، اقتصادی اور معاشی ترقی نہیں، عظم نہیں، پڑھانا چاہئے، اور اپنی قابلیت کا لہما متوادیا چاہئے، محبوبیت پیدا کرنے کا راستہ محض ذہانت نہیں، محبوبیت حضرت یوسف علی السلام کی طرح آپ کو بھی یہ کہنے کا اور اپنے عقائد کے جمل ایمان کو مضبوطی سے پکڑیے۔

اصلاح معاشرہ کے قیمتی اصول

مولانا بلال عبدالحی حنفی ندوی

اور جماعت کو اس سے روکا جا رہا ہے کہ وہ کسی دوسرے
خاندان، جماعت یا گروہ کی تحریر کریں تو کسی ایک فرد کو
اس کی اجازت کہا جا مل ہو سکتی ہے۔

خاص طور پر "قوم" کا ذکر اس لیے کیا جا رہا ہے

کہ یہ زمانہ جاہلیت کا خاص مرض تھا جس میں وہ جنگا

تھے، جب اختر اسلامی کی لڑی میں ان کو پر دیا گیا

موجودہ دور کے قتوں میں جس قدر نے عسیٰ ان یا کونوا بحر امتهنہم ۱۷۸۱ء اے ایمان والوں کی

تواب نسل و قوم کی تفریق کہا باقی رہ سکتی تھی، اس

مسلمانوں کی وحدت کو پارہ کر رکھا ہے وہ قدر

کے مفہوم میں تزوہ واحد بھی داخل ہے، آیت کی رو سے

لوگ (جن کا مذاق اذیا جا رہا ہے) ان سے بہتر

کسی کو بھی وہ فرد ہو یا جماعت ہو یا قبلہ اس کا جواز نہیں

ہے کہ وہ دوسروں کا مذاق اذیا ہے۔

آیت شریفہ میں ہر طرح کے قوی تقدیس کی نظر

کی جا رہی ہے اور صاف صاف یہ اشارہ دیا جا رہا ہے

کہ وجہ احتیاز کسی قوم کا فرد ہونا نہیں ہے بلکہ احتیاز کی

اصل بنیاد وہ صفات ہیں جو ایمان والے کے لیے

قرب الہی کا ذریعہ ہیں، خیر کا انعام اسی پر ہے، فضل

وکال کسی کو ایک رب کے بندے اور ایک

باب کی اوالہ بھی رُغْ نسل نے ان کے شیرازے

اور ان بہت سی بالٹی کیفیات اور اندرونی حالات وہ

شریفہ میں تجھی کی لڑی اور ختنی سے روک دیا گیا۔

یہ جو ظاہرین اپنی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا، تاہم

قوی خود و راس طرح ان کے اندر داخل ہو گیا

تھا کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کی سرعام تحریر و مذہل

کرتا، اپنے باب دادا کے مخاہیان کرنے کے لیے

زیادہ ہوتا ہے وہ ملکا ہے کہ کسی فاسدہ ان میں یہ بات

آجائے کہ یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہے اس لیے

کے احسان میں جنلا ہو اور دوسروں کو تحریر کرے، اسی

لیے قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ اس کی ممانعت

کر دی گئی، کہ کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق اذیا ہے،

اور اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا اور بکڑوں جانیں تک

ہو جائیں لیکن یہ تجھیں ان کے بہاں کچھ بھی مسیح

کے احسان کی جس بنیاد کو کریم مل کر رہا ہے وہ ملک

ہے وہ بنیادی کوکھی ہو۔

اسلام نے اس جانی خوت اور بے جانی خروج کو توڑا،

یہاں لفظ قوم کا استعمال ہوا ہے، اس کے مفہوم

میں خاندان اور قبیلہ بھی داخل ہے، جماعت اور گروہ

آیت کا یہ حصہ خواتین کے لیے خاص طور پر

قابل غور ہے، سماج میں بکاڑا ایک بڑا سبب ان کی

تمیر جات۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۰ء

قول یہ اس وقت ہو گی جب حق ادا ہو جائے یا اس کی

بے اختیالی ہے، جس طرح مردوں کی ذمہ داری ہے

کہ وہ صنف نازک کا خیال رکھیں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایک ستر کے موقع پر فرمایا تھا "رَفِقاً

بِالْفَوَارِيدِ" ان آنگینوں کا خیال رکھو کی تو تکلیف نہ

جو تم مسلمانوں کو برامت کہو، مفہوم اس کا یہ ہے کہ تم

یہ کہ اس کو مرد نہیں سمجھا جاتا، اتحادِ احمد دیدار لوگ

اس میں جانا ہو جاتے ہیں، اس سے مسلمانوں کی بہت

غلط تصویر انسانی سماج میں جاری ہے، اخلاقیات

اور احسان شاکر میں، ایک حدیث میں ان کے جنم

میں جانے کے دو بنیادی اسباب بیان کئے گئے ہیں

اس کی شدید ضرورت ہے تاکہ اسلامی معاشرہ مکمل اسلام

کی تصویریں سکے۔

ہے ارشاد ہوتا ہے: "وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ" ایک درسے کو برے

معانی کرائی جائے، یقوب کے شرائط میں سے ہے۔

بِالْأَنْعَامِ" ایک ستر کے موقع پر فرمایا تھا "رَفِقاً

بِالْفَوَارِيدِ" ان آنگینوں کا خیال رکھو کی تو تکلیف نہ

دوسروں کو برامت کہو، مفہوم اس کا یہ ہے کہ تم

کوئی اس کی تلقین دینے والا اور کوئی ہو سکتا ہے

کوئی اس کی تلقین کی گئی ہے کہ وہ خود بھی حق شناس

والے بھائیوں کو برامت کہو ہے تو وہ تمہارے بھائی

اور احسان شاکر میں، ایک حدیث میں ان کے جنم

میں جانے کے دو بنیادی اسباب بیان کئے گئے ہیں

اس کی شدید ضرورت ہے تاکہ اسلامی فرقہ ہے، اس کی اصلاح

کی شدید ضرورت ہے تاکہ اسلامی معاشرہ مکمل اسلام

کی تصویریں سکے۔

آیت شریفہ میں بھی بطور خاص عورتوں کو اسی کی

"وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ" ایک درسے کو برے

تلقین کی جاری ہے کہ وہ ایک درسے کا مذاق نہ

ناموں سے مت پکارو، جن القاب کو مسیح بھاجاتا

از ایس اور یہ بات تو کس قدر بے شری اور بے اختیالی

ہوان سے اختیاط کرنی چاہئے، القاب بھی خلائق تھیں کی

کی ہے کہ وہ مردوں کا مذاق نہیں، اگر وہ شوہر یا باپ

بنا پر چاہتے ہیں جیسے اندھا، کاتا، بہرا، گنا وغیرہ ظاہر

ہے تو یہ احسان ناشائستی کی اختیالی ہے اور اگر غیر ہے تو یہ

جس کو ان ناموں سے پکارا جائیگا اس کو کس قدر

اختیالی کے ساتھ بے حیائی بھی ہے۔

ای ایت شریفہ میں دوسری جس چیز کی ممانعت

پڑ جاتے ہیں، کسی نے چوری کی کہ اس کو جو کہا جائے لگا،

کی جاری ہے وہ "کمز" ہے، (لمر) ہر اس کلام

وہ تائب ہو گیا پر ہر یہاں بن گیا جب بھی اس کو چور کہا

جو قیامت کے دن ہیکیاں لے کر آئے ہمیں کسی کوستیا

ہو گا کسی کا حق مارا ہو گا کسی کو گاہل دی ہو گی ان تمام

لوگوں کو اس کی ہیکیاں دے دی جائیں گی اور جب

ہیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی بے ایکاں اس کے

سر ذاتی جائیں گی اور پھر (ہزاروں ہیکیوں کے

موجود ہو تو بھی اس کا تذکرہ درست نہیں ہے، اور وہ

بھی خاتم کے مل کچھ کر جنم میں ڈال دیا

جائے گا۔

زبان کا استعمال آدمی انسانی سے کریتا ہے

اور اس کو احسان بھی نہیں ہوتا کہ اس سے کتنے دل

وکھے، کتوں پر زد پڑی، کہاں کہاں معاملات بنتے

بنتے بگوگئے، آیت شریفہ میں جس باتوں سے روکا

کے لیے جو تعمیر استعمال ہوئی ہے وہ بھی نہیں تبلیغ

اگر جنم کا حق ہو تو اس کے متعلق ہے تو اس جنم کی توبہ

یہ بات یاد کر کے ہے کہ حق و طرح کے

شدت بہت بڑھ جاتی ہے، بعض روایات میں آتا ہے، اللہ

کا اگر کوئی کسی عیب کو کسی کی طرف منسوب کرتا ہے

تعالیٰ تو پہنچ فرماتے ہیں، اپنے حق وہ معاف

فرمادیں گے لیکن بندوں کا حق اس وقت تک معاف

ہوتا مشکل ہے جب تک معاف کر لیا جائے،

اگر جنم کا حق ہو تو اس کی تہمیت میخ

ہے ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ﴾

۱۰

ادبی اظہار

پروفیسر حسن خانی ندوی

یہ ہے کہ ادب کا تعلق لطف تقریر اور حسن تحریر سے ہے، لطافت بیان اور خوبی زبان سے ہے نہ کہ مضمون سے ہے۔ چونکہ ادب کا خاص تعلق معنی کے ساتھ ماتحت لفظوں کی ترتیش و خراش اور گل جھوٹی سے ہے اس لیے فارسی اور عربی زبان پر سورہ کھنے والے بالحوم اچھی خوبصورت عبارت تیزیہ بہتر طور پر کہے

عام روزمرہ کی گفتگو میں اور ادبی اظہار میں ہوا چین ہو، لطف اور تاثیر ہو اور اس طرح اس کی نگارشات ادب کے زمرہ میں داشت ہے اس کے مطالعہ میں رہیں اور وہ ان سے اکتساب ادب دسترخوان میں ہے جس میں کام و دہن کی عیش ہو جائیں، مگر متن معنی کوئے ڈھنگ سے اور ایک کرتے رہیں۔ یہ اس لیے کہ اردو زبان کا خاص افروز اور نشاط افراد لذت کا سامان خور و دلوں موجود چھوٹ کے مضمون کو مرنگ سے باندھنے کا نام ادب حراج ہے اور جو شخص فارسی اور عربی سے بالکل ہوتا ہے۔ زبان کو اس صن و خوبی کے ساتھ استعمال ہے۔ چھوٹوں کا مجموعہ گلستہ کہلاتا ہے لیکن اشعار کرنا کہ مضمون سامنہ یاقاری کے دل میں تیریشم شکے مجموعہ کی اور خوبصورت عبارتوں کو ان کی رنگینی ادب کا مطالعہ کر لیا ہو وہ اردو کے اصل مزانج کی تحریر کی طرح یوں ہے۔ ادب کی وجہ سے دستہ گل اور شمعہ بہار قرار دینا ہے ادب کہا جائے کہنیں لکھ سکتا ہے ادب کے صن کی کیفیت پیدا کر دے ادب کہلاتا ہے۔ ادب کے ایک سادہ بات میں ادبی رنگ پیدا کر دینا ہے کہوں سے خالی ساٹ تحریر ہر شخص لکھ سکتا ہے لیکن وہ تحریر لیے موضوع کی تحدید نہیں ہے۔ قرآن مجید ادب کا جو اپنے ادب کی وجہ سے ذہن و دماغ پر چھا جائے بے نظیر شاہکار ہے لیکن اس کا موضوع انسانیت کی اور دل کے اندر اتر جائے ہے جس میں سادہ ہی بات ہے، جیکی برمیانی اور مرغ سلم ہر شخص نہیں پا سکا ہے۔ بے نمک ابی ہوئی کچھ روی تو ہر شخص نہیں پا سکا ہے۔ ادب کے بعض صلاح و فلاح ہے اور اس کا مقصد عابد کو معبود سے جوڑ دینا ہے۔ یہ تصور غلط ہے کہ ادب کے بعض خاص موضوعات ہیں، شاعری افسانہ نگاری اور تقدیم بالکل سادہ کپڑے میں کشیدہ کاری کر کے یا کلا و قلن وغیرہ اور کتابت وہ ہے کہ ادب کے زیادہ سینے یا سلسلہ ستارے کا کام کر کے اسے زیادہ سینے کافی ہوتا تو مدرسہ کا ہر قارئ اردو کا ادب ہو جاتا۔ اگر اس نے روی، سعدی، حافظ، شیرازی، عالی، محمد سین بات میں تشبیہ، استخارہ اور کتابی اور لفظی صنعتوں کا ہوئی کتاب آب حیات ادب کی تاریخ بھی ہے اور بذات خود ادب بھی ہے۔ ایسا نہیں کہ وہ اس لیے آزاد سرید اور ایوال کلام آزاد وغیرہ کا مطالعہ نہیں کیا اور بذات خود ادب بھی ہے۔ ایسا نہیں کہ وہ اس لیے اور اسی کا نام ادب ہے۔ یہ ادب روحاںی اور فہمی ہے اور طالب علمی کے زمانہ میں لکھنے کی مشی نہیں کیا اور بڑی بیانوں نے اردو شاعری کی تاریخ لکھی اور بڑی بیانوں کے زمانہ میں لکھنے کی مشی نہیں کیا اور اس کے بعد ایک حکم سے نکل جاتا (اور بات میں ناٹا) جان ہے دروازہ کھلا ہوا ہے، اگر ان ہزار خوبیوں کے بعد بڑتین بات ہے، اس میں صاف صاف یہ اشارہ ہے بھی بندہ ماں کی طرف لوٹ جائے تو بکر لے تو الله فرمایا "وهل بک الناس علی وجوہهم الاحسانہ اللستہم" لوگوں کو منہ کے مل جنم میں ان کے زبان کے کروت ہی لے جائیں گے۔

یادی سے جب سمجھتی کافی جاتی ہے تو خل کے ساتھ بھی گنجائی کے بعد پھر فض کا جو چاہو یہ ایمان کے چھا ہو جانے کے بعد سمجھتی کے آجائی ہے اور بھی بھی ایسا بھی ہوا اور برائیاں ہیں اس کی وجہ نہیں ہے کہ زبان کے کیزے کھوڑے بھی درمیان میں پھنس کر کٹ گئے، کیزے کھوڑے بھی رکھتے ہیں تو وہ اس کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں، کی مسلمان کے قتل سے اسلام پر سے نہا ہے وہ اس کو تختہ لٹھی میں معمولی سی بات زبان کے آجی بغض مرتبہ دیکھنے میں طرح زبان کا بھی حال ہوتا ہے جو لوگ بغیر دیکھے جاتے، سوچے کہ آجی کو اس کے تھانجی کی لئے بغض فائدوں کے ساتھ اپنا عمل جاری رکھتا ہے، اسی طرح زبان سے نہا ہے، اس کو تختہ لٹھی میں یہ بخدا دینی ساتھ اپنا کتنا نقصان کر لیتے ہیں اس کا اندازہ ان کو ساتھ دیکھنے کے بعد ہوتا ہے، اور بہت سے تاریخ ہے، بغض مرتبہ اس کا گھاؤ اتنا گہرا ہوتا ہے کہ اس کا تاریخ نہ لٹکنے کے بعد ہوتا ہے، اسی لیے قرآن و حدیث میں بھرنا آسان نہیں ہوا، ایک عرب شاعر کہتا ہے: "حر احات السنان له الشام ولا شام ماجحر الشام" نیزون کے ذمہ بھرے جا سکتے ہیں، آدمی کی تائید کی ہے کہ زبان کا استعمال احتیاط با ربار اس کی تائید کی ہے کہ زبان کا استعمال احتیاط عطا فرمائی اسکی پاکیزہ تعلیمات دیں جو نہ کسی مذہب کے ساتھ کیا جائے ایک حدیث میں آتا ہے: "من کان یومن بالله والیوم الآخر فلقل خیر اولیصمت" جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان جو زخم زبان سے لگتا ہے وہ بھرنا نہیں جاسکتا رکھتا ہو وہ بھلی بات کہ ورنہ خاموش رہے۔ زبان کے بے جاستعمال سے آدمی خود مسمیت مول لیتا ہے، عمومی طور پر پریشانی کا سبب نہیں ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ صاف صاف فرماتے ہیں۔ "لَبِّا يَهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّهُمْ لِلَّهِ وَقُولُوا قَوْلًا مَدِيدًا بِصلْحِ لَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَيَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبُكُمْ كُلُّهُمْ أَنَّهُمْ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" ایک حدیث میں آتا ہے کہ تم دوچینوں کی خاتمت لے لو میں جت کی خاتمت لیتا ہوں، افتم کے بعد اللہ کے حکم سے نکل جاتا (اور بات میں ناٹا) جان ہے دروازہ کھلا ہوا ہے، اگر ان ہزار خوبیوں کے بعد بڑتین بات ہے، اس میں صاف صاف یہ اشارہ ہے بھی بندہ ماں کی طرف لوٹ جائے تو بکر لے تو الله فرمایا "وهل بک الناس علی وجوہهم الاحسانہ اللستہم" لوگوں کو منہ کے مل جنم میں ان کے زبان کے کروت ہی لے جائیں گے۔ حدیث کی یہ نہایت ہی بلع تعبیر ہے صیدہ کی معاف فرمانے والا ہے اور وہی تو ہے جو بہت مفترض کی پردالات کرتا ہے، جیسا کی چیز کا نام لیا جاتا ہے کرنے والا اور نہایت حجم والا ہے۔ (بقر صفحہ ۱۲۵ پر) دہاں اس کا چھا ہوتا ہے، اس میں بظاہر یہ اشارہ ہے

نسل میں جو نوں اردو لکھرہ ہے ہیں اور جس کی تحریر ہے پھولوں کا چین۔ جس طرح حسن ذاتی تکلف سے ایڈیٹر معارف کا انتقال ہوا تو مجھے اس نامانصاف پھولوں کا چین۔ اسی طرح حسن ذاتی تکلف سے ایڈیٹر معارف کا انتقال ہوا تو مجھے اس نامانصاف اور جانب داری کا شدت کے ساتھ احساس ہوا۔ وہ ستر گام پر آئی ہیں عربی اور فارسی سے لعلی کی وجہ اردو ادب کی خدمت کا کوئی ایوارڈ نہیں حاصل اور دل تو از ہوتا ہے جس میں آمد ہو آور دنہ ہو۔ اس سے زبان کی غلطیاں ان سے سرزد ہوتی ہیں اور بعض کر کے حالاں کہ اردو زبان میں ان کی خدمت کا غلطیاں ملکہ خیر ہو جائی ہیں، دوسری طرف مدارس میں ادبی صنعتوں کا استعمال الگ چیز ہے اور بعض غلطیاں ملکہ خیر ہو جائی ہیں، جن کا ادبی حاسِ فدا نے طے کی رکارڈ ناقابل فراموش اور ناقابل انکار ہے اور جس کے پیش قارشیں ہیں جن کا ادبی حاسِ فدا نے طے کی باکل الگ چیز ہے۔

ان دینی مدارس کے فضلاء جہاں اردو شعر وجہ سے مردہ ہو جکہ ہوتا ہے جیسے خراں رسیدہ چین، لوگوں کو ایوارڈ مل چکا ہے ان میں سے کوئی بھی انشا دادب کا بھی چہ چار ہتا ہے جید داش گا ہوں کے چیزے باڑ سے نا اشنا ہجہ، اور اس وجہ سے کہ زمانہ طالب علمی میں ان کے ادبی ذوق کی نشوونما کی نظر فارشیں سے زیادہ بہتر اور خوشتر اور میں تر زبان کے بارہ بھیں ہے۔

ہمارے لیے یہ بات مشکل نہیں تھی کہ ہم اس طالب علمی کے ادبی ذوق کی نشوونما کی نظر میں کیوں کہ عربی اور فارسی پر ان کی گرفت نہیں کی جاتی ہے۔ حالاں کہ مدارس کے مختلفین مضمبوط ہوتی ہے، ندوہ العلماء کے موسسین اور اساتذہ کی یہ مدداری ہے۔

اس کے علاوہ ایک حقیقت اور بھی ہے اور فارشی نے دارالعصرین قائم کیا تھا۔ اور فارشی کی تمام کتابیں ادب و انشاء کے جو شعرو ادب کے میدان میں کافر ماعمال ہے اور وہ دارالعصرین کی قیازیب عرفیت کرنے والے اور اردو ہے ادب کا وہی اور قظری ذوق۔ اگر یہ ذوق فطرت معيار پر پوری اترتی ہیں۔ ندوہ کے علاوہ دوسرے ادب اور تقدیم کو پیشہ بنانے والے اہل قلم کی تحریروں میں ویجت نہیں کیا گیا ہے تو بہت زیادہ محنت ادارے بھی ہیں جہاں سے مختلف اور سلیمانی زبان لکھنے درازی کا اندازہ کرنے کے لیے ان کے طریقہ پریچ و خم اور مظاہر سے بھی ایک شخص اور شاعر نہیں بن والے پیدا ہوئے۔ ندوہ العلماء نے اردو انشاء میں اتنا زیادہ نام پیدا کیا کہ دارالعلوم دیوبند اور دوسرے سکتا ہے۔ انسان اکتساب اور عرق ریزی سے بہت بڑا عالم اور اسکا بہن سکتا ہے، علم کا چلا پھرتا ہے اور ایک بھائیہ یا اپنے دل کے بیان کے حق تقدیم کی خراد پر چڑھائیں اور ان کی قامت کی درازی کا اندازہ کرنے کے لیے ان کے طریقہ پریچ و خم کا چیخ و خم کھویں اور لوگوں کو یہ بتائیں کہ ان کے ادبی سفر کی شاہ راہ پر کتنی خندقیں ہیں اور کتنے گڑھے اسی بکلپیڈیا بن سکتا ہے، حقیقی کا جبل تحرک ہو سکتا ہے۔

دیگر ایک ذوق اور شاعر ہونے کے لیے اس فطری دیگر مدارس نے اردو کے ایسے اختیال قلم پیدا کیے کہ حسن انشاء میں ان کا مقابلہ عصری کم ہوتا ذوق کا ہونا ضروری ہے جو وہی زیادہ اور کسی کم ہوتا ہے اور صرف ایک دو علماء کرام کی تحریریں نقل کرنا پسند کریں گے جن سے یہ بات میریں اور روشن ہے، وہ خدا جایک بخ دو سالہ مشت آب دیگر کو ظاہری حسن کے ساتھ میں ذھالتا ہے اور دوسرے ادب کے ذوق سے محروم کر دیتا ہے۔ ہم یہاں ثابت دیگر کو زور دیتا ہے وہی خدا ایک شخص کو شعر اور سرکاری منصب پر بخھائے جاتے ہیں، کوئی، طاقتو اور موثر بنا دیتا ہے اور اردو کی خاموش خدمت دادب کے ذوق جمال سے نوازتا ہے اور دوسرے اکنڈی، ابھیں، انسی شمعت کی رثوت و صدارت کو اس ذوق سے محروم کر دیتا ہے، یا الگ بات ہے کہ اسی سرفراز کیا جاتا ہے اور ضياء الدین اصلاحی اور ان جیسے بے شمار اردو کے اصل ادیبوں کو کسی قسم کا تحریروں کا مطالعہ نہ صرف علمی اعتبار سے قاری ہے۔ شعرو ادب ہر قدری شاعر اور ادیب کے لیے کو باڑوٹ بناتا ہے بلکہ ادبی حاسہ کو بھی غذا پہنچاتا ہے۔

ایسی طرح ایک ساز فطرت ہے جس طرح جبل کی تو اسی طبق علماء میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا اور بادیم کی سربراہت اور فراز کوہ سے آتی ہوئی ندی سدھار جاتے ہیں۔ اور وہاں چلے جاتے ہیں جہاں سید سليمان ندوی، مولانا عبد السلام ندوی، مولانا کاظم اور جیسے عطی بیرون کا بن اور جیسے عطی بیرون کا بن ایوارڈ میں مولانا ایساں گیلانی، مولانا سید ابوالعلی مودودی،

مولانا ایمن احسن اصلاحی، مولانا شاہ محبین الدین پاپنا کوئی دیر پاٹھنیں چھوڑتا، اس کی زندگی ساتھ سوزدروں اور خون جگر بھی شامل ہو تو اس کی تحریر احمد ندوی، مولانا عبدالمadjid ریاضی ایوارڈ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں ایسا زور ایسا بھروسہ اور خفتر ہوتی ہے، پہلے ادب میں احمد اکبر آبادی، مولانا ابو الحسن علی ندوی اور مولانا سانحکی اور بے تکفی ہوتی ہے اور سیکلوں برس مسعود عالم ندوی کو اور دو کی ادبی تاریخ میں جگہ نہ دینا گزرنے کے بعد بھی اس کی تازگی و زندگی اور اس کی صنعت اور اہتمام۔ بعض اہل دل کے کلام میں سراسر علم اور ناصافی ہے، یہ سب لوگ ادب و انشا تاثیر و قوت تحریر قائم رہتی ہے۔

پردازی نہیں صاحب طرز و صاحب اسلوب ادب لاطافت اور قلب کی پاکیزگی اور اندر وہی کیفیت بھی تھے اور اپنے ادبی اظہار میں ان لوگوں سے برتر لیے جتنی صفات، صفات اور بلاعث کے اصول اور سرستی کا نتیجہ ہے اور اس کے لیے وہ کسی خارجی اور فاقہ تھے جن کا نام ادب کی دنیا میں اردو کے دو قسم تھے جن میں ناقدین ادب نے ان سب کا مدد اور مقام و قوت کے محتاج نہیں ہوتے، ان کی تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ لیکن ان لوگوں کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے دینی موضوعات اور ناقابل فراموش عشر یا عامل صاحب کلام کا کوئی علمی اور اقلی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ حالاں کہ اخلاق اور درمتدی ہے۔ ادب و انشا کے ذخیرہ کا صاحب دردستے اس پورے گردہ کی ترجمانی اس شعر ایک نئے اور زیادہ حقیقت پسندانہ اور گہرے نقطہ نظر میں کی ہے۔

جایئے کس واسطے اے درد بخانہ کے حق سے جائزہ لیا جائے تو اس کو دو قسموں پر تقسیم کرتا ہے اظہار ان علماء کرام کا اصل امتیاز ہے، ہم ذیل میں کچھ عجب سُتی ہے اپنے دل کے بیان کے حق دو عالم دین کے اقتباسات نقل کریں گے۔

”غرض اس باطنی کیفیت یقین و مشاہدہ، مولانا ابو الحسن علی ندوی بہار کے مشہور بزرگ ماتحت وجود میں آئیں اور ان سے مقصد کی فرمائش دعوت کے غلبہ، اہل عصر اور اہل تعلق کو حقائق سے آگاہ حضرت شرف الدین سعی میری کے مکتوبات صدی کا دو عالم اور اکتب این سکا ہے، علم کا چلا پھرتا ہے اور امنزل مقصود پر پہنچانے کے جذب، اخلاق صاحب ثبوت انسان کی رضا مندی نہیں تھی بلکہ وہ اور درمتدی، روح کی لاطافت اور قلب کی پاکیزگی تعارف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”ادب و انشاء کے سلسلہ میں عام مورخ اور ان سب کے ساتھ ذوق سیم اور زبان پر قدرت خود اپنے ضمیر اعتمید کے فرمان کی قبولی تھی اس میں اور نقاد اکثر اس حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ حضرت شرف الدین کو ایک بلند ادبی مقام عطا کریں گے۔ کلام کی تاثیر اور قبول عام و بقائے دوام قوت ہوتی ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو کسی فرمائش کی ہے اور انہوں نے اپنے خیالات اور جذبات کے تحلیل میں ہو، ادب کی ان دونوں قسموں میں زمین اخہار کے لیے ایک مستقل اسلوب پیدا کر لیا ہے اندر وہی کیفیتیں، اس کا یقین، دلی جذبہ، کسی واسان کا فرق ملے گا۔ پہلا ادب، ہر کہ ازول حقائی کے ساتھ مخصوصی ہے، ان کے کھوبت نے صرف قاری اظہار کے لیے اس کی بے چینی اور بے قراری ہے، ایسے کسی شخص کو جو اس اندر وہی کیفیت زندگہ رہتا ہے، اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر اس کا سے رشار اور اس کو دوسروں میں پیدا کرنے کے موضوع دینی اور اخلاقی ہے تو اس کا قلب اور اخلاق لیے معتبر اور بے قرار ہو جب قدرت کی طرف پر گھر اڑاڑ پڑتا ہے، ہزاروں انسانوں کے دلوں میں جو اپنی ادبیت اور قوت و تاثیر میں اگلی نظر ہوں۔“

سے ذوق سیم عطا ہو، الفاظ اور اسالیب بیان اس کے پڑھنے سے اصلاح کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، مولانا علی میان کے قلم سے ایک اور بزرگ پر ضروری حد تک قدرت بھی حاصل ہو اور اس کی تحریر اس کے بخلاف دوسری قسم کا ادب دادو جیسے میں علم و ادب، عقول و استدلال اور سن بیان کے اور عارضی سرور و خوش و قیق کے سواروں اور قلب ہے۔ مولانا کا ایک دوسری اقتیاب اس کتاب کے

استشراق

محمد و شمس ندوی

یونیورسٹی میں تدریسی خدمت انجام دی، مجلہ "العالم الاسلامی" کے ایڈٹر تھا، ایک مشتری اور اہم "الملاہوت اسٹائی" کا صدر رہا، اس کی ایک کتاب "دعوۃ السننۃ" ہے جو ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی۔

۹۔ لوئی ماسینون L. Massignon:

فرانسیسی مستشرق ہے، شاہل افریقہ میں فرانس کی وزارت فناہ اور آبادیات کا مشیر رہا، مصری مشتری سرگرمیوں کا روح رواں ہے، مصر کی تکونیج اکیڈمی اور مشق کی انجام اعلمی کا ممبر رہا، قلف اور علم صوفی میں اختصاص پیدا کیا، اس کی معروف کتابوں میں "الخلائق الصوفی الشہید فی الاسلام" ہے جو ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی، " دائرة المعارف الاسلامیة" کے قلم کاروں میں سے ہے، اور اس کی ترتیب و تدوین میں اس کا بڑا بھروسہ رہا۔

۱۰۔ ذی لی ماکدونالڈ D.B. Macdonald:

تحصیل امریکی ہے، اسلام اور مسلمانوں کا تخت دشمن ہے، عیسائیت کا پروجش مبلغ دادگی ہے، دائرة المعارف الاسلامیہ کے محررین میں سے ہے، اس کی مشورہ کتابوں میں "تطور علم الكلام والفقہ والتغیرۃ الدستوریۃ فی الاسلام" ہے جو ۱۹۳۴ء میں طبع ہوئی، اس کی دوسری مشورہ کتاب "السوق النبی والحاجۃ فی الاسلام" ہے، یہ کتاب ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی۔

۱۱۔ ذی لی مارگولیوٹ D.S. Margoliouth:

(۱۹۲۰ء) تحصیل اگریز میں مستشرق ہے، ذاکر طحسین اور ذاکر احمدین اس کے درس کے شاگرد ہیں، اسلامی مشتری کافرنزی میں پیش کئے گئے تھے۔

۱۲۔ میلتزر کرین M. Green:

تمہارا "سال اشاعت ۱۹۵۱ء" اور "دراسات فی تاریخ

الشفافية الاسلامية" سال اشاعت ۱۹۵۲ء میں، اس کے علاوہ "اسلام العصور الوسطى" (۱۹۳۶ء)، "محلولات فى شرح الاسلام المعاصر" (۱۹۷۲ء)، "الاسلام، (مجموع مقالات) او "الوحدة والتوع في الحضارة بلا اختلاف" یورپ میں اسلامیات کا لیڈر سمجھا جاتا ہے، قرآن کریم اور حدیث نبوی کو خاص موضوع اگریزی سے عربی میں منتقل ہوئی ہیں۔

۵۔ ہمیزی لامفس یوسفی H. Lammans:

تفسیر الاسلامی" (اسلامی تفسیر کے نمائہ بک تھب اور عادات میں مشورہ ہے، اسلام دشمن، تاریخ) ہے۔

۶۔ جان مائی نارڈو D.N. Maynard:

پیدا کے محررین میں سے ہے، اس کی دو کتابیں امریکی ہے، اسلام دشمن رسالہ "الدراسات الاسلامیة" (اسلام) اور "طائف" مشورہ ہیں۔

۷۔ جوزف شاخت Sehach:

اویز جرمنی کا رہنے والا ہے، اس کی مشورہ کتاب "فترا اسلام کے خلاف زبرافتانی خوب کی ہے۔

۸۔ ایس ایم زویر S.M. Zweimer:

اسلامی کے اصول" ہے۔

۹۔ بلاشیر: فرانس کی وزارت خارجہ میں عرب موسس ہے، اور "اسلام اور عقیدہ" کا مؤلف ہے، یہ اور مسلمانوں کے امور کے ماہر کی حیثیت سے کام کیا۔

۱۰۔ اے جے ونسیک A.J. Wensiak:

کتاب ۱۹۵۰ء میں مظہر عام پر آئی، اس کی دوسری کتاب "اسلام" ہے، اصلًا یہ کتاب ان مقالات کا اسلام کا تخت ترین دشمن ہے، مصر کی لسانی اکیڈمی کا رکن جمیع ہے جو ۱۹۵۰ء میں لکھنؤ میں منعقد ہونے والی رہا، قرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت زبرافتانی کی ہے، اس کی مشورہ کتاب "عقیدۃ اسلام" میں "تطور علم الكلام والفقہ والتغیرۃ الدستوریۃ فی الاسلام" ہے جو ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی ہے اس کی دوسری کتاب "مستشرقین اور اسلام" ہے، اسی نے "المعجم المفہومی للغاظ الحديث" میں نظر ہیں آتی ہے زبان قلچ جنمیں پر پہنچنے کے زیر اشایب قرار دیتے ہے۔

۱۱۔ جی دون گرونباوم G.Von Grunbaum:

جزم، یہودی ہے، پھر امریکہ کو اپنا مستقر بنایا، اور امریکی ایجادیوں کا مہم برہا، اس کی مشورہ کتابیں "قطعات البکرۃ فی الاسلام" میں تدریسی خدمت انجام دی، بخت اسلام الشریف" بھی مرتب کی ہے۔

۱۲۔ کینٹ کرین K.Gragg:

توہوار "سال اشاعت ۱۹۵۱ء" اور "دراسات فی تاریخ

یعنی ابھی اس خاکستر میں مجتہ کی چنگاری غیر اڑاتا ہوا چلا ہے، وہ اپنی کتاب "اسلام" مقدمہ سے جذب لیا جاتا ہے۔

"ہماری اس مددی کے آغاز میں اگرچہ اگریزوں موجود ہے اور دل کا چراغ بالکل گل نہیں ہوا، ابھی معاشرہ میں عورت کا مقام" میں لکھتے ہیں:-

کہ مقدمہ سے مدد کے قدم اس ملک میں جم گئے دل کی یہی اس اور روح کی پکار موجود ہے۔

خدا تعالیٰ دل بڑے دھوے کے بعد ہے تھے کہ مولانا ابو الحسن علی ندوی کے ان دو اقتباسات ندویک چھپانے کی چیزیں بے بلکہ زیادہ سے زیادہ میاں کر کے سامنے لانے کی چیز ہے تاکہ لوگ اس دو جو پیتے تھے دل وہ دوکان اپنی بڑھائے پھر بھی حق الہی کی کہیں کہیں دکانیں قائم تھیں جہاں سے جذب و شوق اور درود مجتہ کا سودا تھا۔

حقیقت شرک مولانا امین احسن اسلامی کی تھے۔ ان دکانوں میں دو دکانیں خاص طور پر مرچ خاص و عام تھیں، ایک گلگوہ میں اور ایک سرخ مراد آباد رنگ ہے جو شرکدار پر لکھتے والے پیش و رادیوں میں۔ دونوں نے اپنی اپنی جگہ درود مجتہ کا سودا کے بیہاں نظر نہیں آتا ہے۔ مولانا اسلامی تو حیدر بند کر دیا، ان حضرات نے علی اور تاریخی اور شرک کے موضوع پر لکھتے ہیں۔

عام کر دیا۔

"سب سے پہلے جو چیز ہماری نظر کو متوجہ کرتی ہے وہ اس کائنات کا حسن و جمال ہے جو ہر گوشہ میں شرعاً اور ادباءً بذلہ خ لطیفہ کو بجاہڑ اور گویے اکٹھا جلوہ آ رہے۔ تم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی کوئی چیز بھی ہوتے تھے اور وہ ان سب کی رہنمائی اور سرپرستی سادہ و بے رنگ نہیں ہے۔ آسمان سے لے کر زمین فرمائی تھیں، ان لوگوں کی یہی حقیقت ہے کہ اس مہد سک کوئی چیز ایسا نہیں ہے جو جان انسان غافل اور قاتلوں میں پہنچ رہنے کے اور بے پرواہ رکسے۔ ہر جگہ اس کی دل کو کھینچنے اس بجائے اپنی حسن و جمال کے آئینے میں لوگوں کو والہ کی آنکھوں کو بیدار کرنے اور کانوں کو کھولنے کے تدریت و صحتی کی شاخوں کا مشاہدہ کرتی پھر تی

لیے فخر ب مناظر، بے جا ب جلوے اور شیریں تھیں۔ لیکن عبادیوں کے دور آخر میں جب نیتوں نے خیالuron والی پاکیزگی اور نگاہوں میں نہایت گہرا احسان و دلیعت کیا گیا ہے، اس وجہ سے عہد صحابہ کی پارسائی باقی نہ رہی تھی طلاق لوگوں کو مجوراً آیات الہی کی نماش کا یہ کاروبار ختم کرنا جلوے دیکھا ہے تو فتح اس کے اندراں کے صانع اور اپنی عورتوں کو گھروں میں بند کرنا پڑا۔

کچھ ساری دنیا کا رخ من سے تن کی طرف پھر کرنے سے قاصر ہے کہ اپنی دفتریوں سے معمور دنیا بھی ہے اور دلوں کی انگلیوں میں عرصہ سے مرد ہیں، صدر حاضر کے ادشاں اقبال نے آج سے رسول پہلے کا تھا ع دل کے ہنگے میں مغرب نے کڑا لے خوش جھین عین یہ ہے کہ قرون اول میں پرده بالکل نہیں تھا، اس موضوع پر مولانا کا امہب قلم تحریک لطف کا

☆☆☆

16

الاوست

کامدی تحریر رہا۔

13۔ اے چے آر بری A. J. Arberry: میں کئی سو آلات تحریر (سرجی) کی تصویریں اور ان
و تھسب واقع ہوا ہے، اور اسلامی تعلیمات میں
سنت اسلام دشمن، تھسب اگریز مستشرق ہے،
تحفیض میں برا حصہ لیا۔

14۔ غلیب ہنی Hitee P.H. Batali یہ میں
مستشرق ہے، اس نے اسلام اور مسلمانوں کے فعل
کیمیرج یونیورسٹی میں پروفیسر رہا، اس کی کتابوں
علم کو ناقص قرار دیا ہے اور اسلامی تمدن و تہذیب
کی فتوحہ آئی، اور "تصوف" مشہور ہیں، جیلی
کو یونانی و مغربی تہذیب سے ماخوذ مانتا ہے، اسکی
کتاب ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی، دوسری ۱۹۵۴ء میں طبع
کو یونانی و مغربی تہذیب سے ماخوذ مانتا ہے، اسکی
تحریروں میں اسلام پر طعنہ زبانی اور حضور ﷺ پر تحریر کی
تحریروں میں اسلام پر طعنہ زبانی اور حضور ﷺ پر تحریر کی
ہوئی۔

15۔ اچ آر کب R. H. A. بھر مارہے، اس کی مشہور کتاب "تاریخ العرب
بحث و تحقیق سے شائع ہوئے والی
کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:-

Gibb: (۱) تاریخ ابی الفداء، اے مستشرق رسک نے
مستشرقیں کی علمی خدمات کا
پروفیسر رہا، اس کی مشہور کتابوں میں "تدبیر محمدی"
اور "اسلام میں جدید روحانیات" ہیں دونوں کتابیں
کے موضوعات پر مسلم علماء کی تصاویر کی دریافت اور
مع ترجیح لاطینی و ہندوی پاچ جلدیوں میں شائع
کیا۔ (۲) ۱۸۰۹ء میں پیش اے مقصوں نے گلکتے سے
اور بڑت و تحقیق کے بعد ان کو شائع کیا، طب اور تاریخ
مملکوتوں المصالح کا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔ (۳)
۱۹۲۶ء میں شائع ہوئیں۔

16۔ بارون کیراڈی ووکس Baron Carradevoux: (۱) ای مسٹر اکنام
ان کی اشتراک کا بھی کام کیا اور دنیا کی مختلف زبانوں
ان کا ترجمہ کیا، عالمی نعمانی نے مستشرقیں کی علمی
و اقدی کی کتاب المغازی شائع کی۔ (۲) ابن ہشام
خدمات کا اعتراف کرتے ہوا لکھا ہے: "ہم نہایت
فاضل دلی سے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یورپ کو
سمودی کی کتاب تاریخ مدینہ اور ابن تیمیہ کی کتاب
آج کل ہمارے علوم و فنون سے جو اعتماد ہے اور جس
انگریز مستشرق ہے، اسلام کے روحاںی تدبیر و نظام
طرح وہ ہمارے قدیم خزانوں کے بیش بہانو اور ذہن وہ
کرپیدا کر رہا ہے، ہم خوبیں کرتے بلکہ ہیں کر کر کتے
ہونے کا سکھ رہا ہے، اس نے اسلام کو طبی اور پست
لور مادی تدبیر قرار دیا ہے، اس کی
دو مشہور کتابیں ہیں (۱) "تصوف و اسلام" مطبوع
کی کون کون سے نیاب کتابیں اہتمام کے ساتھ شائع
کیے ہیں۔ (۲) "التاریخ الادبی للعرب" جو ۱۹۱۴ء
میں شائع ہوئی۔

17۔ نیکلس R. A. Nickolson: دوسری جگہ لکھتے ہیں: "یورپ نے ہماری
یادگاروں کو زندہ کرنے میں اور جو کام کئے ہیں، وہ کیا
اسلام دشمن مستشرق ہے، الکٹنڈ اور امریکہ کی
یونیورسٹیوں میں لکھ رہا ہے، اسکی تحریروں اور حاضرات
میں مشتری روح غالب ہے، اس کی مشہور کتاب
"Geom اگریز تھسب
اسلام" ہے۔

18۔ عزیز عطیہ سوریاں: مصری صیاسی مستشرق
کتاب فن تحریر کے محتوى چھپ کر شائع ہوئی جس
کتاب الاتقان فی علوم القرآن۔ (۱۳) علامہ سیوطی کی
تحریر جاتی ہے اور اکتوبر ۱۹۰۵ء

کی کتاب۔ (۱۳) امام سیوطی کی کتاب۔ (۱۵) ابن
درید کی کتاب اہتفاق۔ (۱۶) سعائی کی لائناب۔
تحفیض میں مستشرقین نے نظر طرح کی بدگانیاں
جیدا کیں، قرآن اور محمد ﷺ کو خاص طور پر اپنی
اہتل و اخلاق۔ (۱۹) حافظ شیخ کی عمدة عقیدۃ الالٰۃ
اوہ نہیں تھب کی بھی کارفرمائی تھی ہے۔ خاص
پاک ہماری جا کردا ہیں، ہمارے جدا کر اپر ایم نے
کعبہ بنایا تھا، یہ ہماری ملکیت ہے، ہم ضرور با ضرور
اس کو واپس لیں گے" (عربی رسالہ الحجج: شمارہ
عیشہ پر جو کتابیں لکھی ہیں ان میں نہیں تھب،
نمبر ۲۳۷۷ء/۱۰/۱۳۲۰ء)۔

چنانچہ یہ دو یوں نے اپنے ان مقاصد کے حصول
کے مخفف راست اور سائل اختیار کئے، اور اسلام
کے خلاف ان کا جذبہ عناصر قحط عروج پر ہے۔

یہودی مستشرقین
ایک قابل ذکرات یہ ہے کہ استراق
کے خلاف ان کا جذبہ عناصر قحط عروج پر ہے۔
(۲۹) امام ذات کی طبقات الحفاظ۔
(۳۰) ابن خلکان کی وفات الا عیان۔ (۳۱) امام
نووی کی تحدیب الاسماء۔ (۳۲) صحیح بخاری۔ (۳۳)
ابن حنی کی المختب۔ (۳۴) امام اشعری کی
مقالات الامالین۔ (۳۵) صحیح کی الاولی
اسلام مختلف نظریات و افکار کو روانج دیا، اسلامی
لوقوفات۔ (۳۶) ابن ابی الصیحة کی عیون الابباء فی
طبقات الاطباء۔ (۳۷) اصفہانی کی اغاثی۔ (۳۸)
امام سیوطی کی اوائل۔ (۳۹) ابن تیمیہ کی عیون
الا خبار۔ (۴۰) البخیفی کی الفتنۃ لا کبر۔ (تفصیل کے
لئے دیکھیں: علامہ شیلی نعمانی کی کتاب "سیرۃ النبی،
جلد اول، ص: ۶۸۔ ۱۔ مطبوع الفیصل ناشران
دیا گر ان کتب، اردو بازار لاہور، ۱۹۹۱ء، اور محمد کرد علی
کی قیام کا لیے راہ ہموار کی جائے، یہودیوں کے
استراق کے میدان میں داخل ہونے کے قدیم تسلی
محفوظ الشذیядی کی کتاب "ظاهرۃ انتشار الإسلام
یہودیت اسلام کا مصدر اول ہے، اور سایہ اسیاب میں
سے خبر اور مدینہ منورہ تک حکومت قائم کرنا چاہئے
صیوفی حکومت کا قیام ہے، جس کے لئے تحریر عالمی
اس کے علاوہ مستشرقین نے زبان و ادب،
کوششیں اور سازشیں جاری ہیں، یہودی استراق
تاریخ، سیرت و سوانح، علم کلام و قلف، طب، فلکیات
وزیر دفاع موسیٰ دایاں نے یہودی حاخام شلومو گورین
کے سائل و ذرائع میں سب سے اہم اور موثر ذریعہ
اور دیگر موضوعات پر مسلم علماء کی سیکڑوں کتابوں کے
کے ساتھ دیوار گریہ کے پاس کھڑے ہو کر کھا تھا کہ
میڈیا اور ذرائع ابلاغ پر کنٹرول ہے، محاصر یہودی
دینا کی مخفف زبانوں میں ترجمے کئے اور ان کو شائع
"آج یہ رب (مدینہ منورہ) اور بالکل تک پہنچنے کا
مستشرقین میں برناڑ لوس، ایما نویل سعدان، دیحال
کیا۔ ان علی کوششوں کا صلح حکم گیا ہے، سائب و زیر عظم گولڈ مائز نے کہا
پاپس، مکرم روشنوں، کلود کاہین اور عادف سران
وہ اسلام کے خلاف رکھتے تھے، خدمت علم کی حیثیت
تھا کہ "خیر میں مجھے اپنے آپا واجداد کے آثار نظر ہیں۔

میسیحیت اور نظام سلطنت

[دنیا کو کس ماذل کی ضرورت ہے]

سلمان نبی مددوی

اب ذیل میں ہم ان الزمات کو بیچ کرتے ہیں:
ا۔ علاوه ان اسباب کے ایک اور قویٰ تربی
جس سے سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا نہ ہب عیسوی تھا،
اس نے روحانی یعنی نہ ہب کی حکومت کو جسمانی یعنی
باشہاد کی حکومت سے جدا کر دیا۔ اور ایک نیا خیال یہ
بیدا کر دیا کہ سب سے زبردست قانون خدا کا ہے
جو دنیا کے براہی قانون پر سبقت و فضیلت رکھتا

جان، بی، فرطہ اسکواز سابق اسکار کو بیٹھر کا لج، اور اس پر عیسایوں کی طرف سے غیر معنوی قتل سامنے ہے، بلکہ اس کا سلطنت سے جدا ہیئت رکھ کر زور پکڑنا اوس فوراً، مصنف کتاب (اسکس سیرز) نے "قطلن آیا تو اسکا غدری رو عمل شروع ہوا اور بالآخر وہ میں اعظم" نام کی ایک گران قدر کتاب (تاریخ سلطنت کے ماں اک وہ قطب طین اعظم نے آغوش تصنیف ۱۹۰۲ء)، لکھی ہے، اس کتاب میں رونم میسیحیت میں پناہ لے لی، قطب طین کے پردیلی نہ ہب سلطنت کے قیام تو اور بلکہ اسے مسکی کی فتح و کامرانی کی تاریخ روما کے رُش کو موڑ دیا، میسیحیت کی قوت غیر جاندار اس تاریخ پیش کی گئی ہے، یہ کتاب پیش رو اگر ایں لیکر بیدار ہو گئی، ائمہ ہوئے خالیہ تھوڑے فضائیں مصلحت ہو گئے، سلطنت نے میسیحیت کے احکام، اور مصنفوں جیسے کہنن برائی کی تصنیف "ذکرہ آبائے مسکی"، بوایسے کی کتاب "اختتام عہد بتوہی"، "آلزاد کی کتاب "قصیدہ دایوں کی لشیں در فتح کیلما"، دیوروی صلاحیت، افادیت، ضرورت اور جو ہر تیادت کو مصیل کرنے اور اس کا لوبہ متوانے کا سہرا درود ملائیں تاریخ کے مطالعہ سے ہم جرقوں کی اتحاد گھرائیوں میں عرق ہوتے چلے جاتے ہیں جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بنیادی موضوع قطبیں کا عہد ہے جس میں میسیح کو ہر کاری دین بننے کا عز انصیب ہوا۔

میسیح اس اتحان میں بڑی طرح ناکام ہو گئی، اس کلام بے کفر انس میں جو خوزن رہ ہوں اس کی تھوڑک اس نے نظام سلطنت دنیا میں ایک نہایت عظیم الشان دغیرت رکھنے والے کچھ نوجوانوں نے اسلامی تعلیمات کے فروغ اور اپنے دینی شعائر کی حفاظت کے لیے "الاذان ذات کام" کے نام سے ایک ویب سائٹ شروع کی ہے۔ اور موبائل میں اوقات اور ضروری دینی تعلیمات کو لوڈ کرنے کا بڑی زیریکی سے ثبوت دیا ہے، خوش ہوئی کہ ایک عدوی فاضل انصار عزیز مددوی کا بھی اس میں اشتراک عمل ہے، یہ کوپ حضرت مولانا کی خدمت میں آیا، اور جناب شاہزادین صاحب نے اپنے موبائل میں اس سہولت سے فائدہ اٹھایا۔

ایک اہم ملاقات مغرب بعد حملہ قیامگاہ سے اٹھن جاناطھا، عصر بعد اچاک مولانا سید ارشد فی صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند ملاقات کے لیے تشریف لائے، حضرت مولانا مغل اچاک ملاقات سے بڑے سرور ہوئے اور تپاک سے ط اور پوری بھرم فرمائی، پکھو دیر بیٹھ کیونکہ اسی وقت انہیں جشن آزادی کی مناسبت سے ایک پڑے جلسہ خطاب کرنا تھا، حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدفی کا تذکرہ رہا حضرت مولانا مغل نے فرمایا کہ ہندوستان میں ہمارے علماء و مشائخ کی قربانیوں کا صلا او ر ان کی حکمت عملی کا تجھے ہے کہ آج دوسرے ملکوں کی پہنچت مسلمان یہاں زیادہ اونچے حال میں ہے۔

☆☆☆☆☆

- (۱) تاریخ عرب، از فیلپ ہٹنی میں مشرقیں کی کتابوں پر اعتماد
مشرقیں کی تاریقات و تفہیمات میں بعض اہم کتابیں بھی ہیں جن کو علی طبق میں مقولہ تیلی پر کلکان The History of Arabs اور لوگوں نے انہیں قابل اعتماد مانخذ کیا، ان میں مشہور درج ذیل کتابیں ہیں۔
- (۲) ازیکل پیڈیا آف اسلام: دینی کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو گی ہے، محدود ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، اس کی تربیت و تشریف اشاعت میں مشرقیں کی ایک پوری نیم کے حصہ یا ہے۔
- (۳) سوولیم میور (Introduction to Theology and Islamic Law) اور "مطالعہ اسلامیات" Nische Studien Halle Short Encyclopaedia of Islam
- (۴) ایڈیشن کی کتاب "قد اسلام" کے ابتدائی حقائق و معلومات کا سب سے بڑا ذریعہ اور سب سے مأخذ" اس محض کی کتاب "اسلام نبی دنیا کو اسلام سے متعلق معلومات کا بنیادی مأخذ گردانا جاتا ہے، لیکن ان میں اسلام کے خلاف کافی مقدار میں زہر گی پایا جاتا ہے۔
- (۵) ایڈیشن کی کتاب "Islam in Modern History" اور "محمد in Mecca" میں "محمد" کے علیحدگی میں "محمد" کی تاریخ میں "محمد" کے علیحدگی پایا جاتا ہے۔
- (۶) ایڈیشن کی کتاب "محمد in Medina" اور "محمد بن علیہ السلام بیت نبی اور سیاستدان" ایڈیشن از نکسن۔

طبعت کو بدلنے کے لئے سلطنت کی جانب سے خاص اصولاً وہ ہر حال میں جگ و پیکار کا مقابلہ ہے، عیسائیوں کے ایک بڑے فریق نے ہمیشہ یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جب ملازمت میں داخل ہونے سے قطعی پرہیز کرتے مخاصمت خواہ کیسی ہی سخت ہوا درحق بات خواہ کتنی اپنی تھے۔ (ص: ۳۲۹-۳۳۰)

۲۔ عیسائیت اس الزام سے بھی بری ہو سکتی ہے کہ اس نے رومنوں کے فتوں اور ادبی علوم میں اختلاط پیدا کیا، یہ اختلاط عیسائیت کا کام نہ تھا بلکہ بہت پہلے سے چلا آتھا تھا، شہنشاہ اوس توں کے زمانے کے شعراء بآکال کے وقت سے لیکر شاہی خاندان صاحب فن کا نام دیکھنے میں نہیں آتا، ادبی تصانیف ہوتی تھیں مگر کسی میں اصلیت کا نام نہ رہا تھا، محض چچلوں کی نقلی کی جاتی تھی، سوسائٹی میں علم و دوست ہونے کی ایک ظاہری صورت رہ گئی تھی، بخوبی و ملکی پیدا ہوتے رہے، علم زندہ رہا مردین میں لیکن جہاں تک نتیجہ علاوہ اس کے اس زمانے میں عیسائی مذہب اختیار کرنے کی ممانعت تھی اور اس مذہب کے ساتھ کسی قسم کی رواداری بھی ظاہر نہ کی جاتی تھی، یہی وجہ کہ شروع زمانے کے علماء کوئی علمی کارنامہ نہ دکھایا، اس کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ روما کی شاعری کا حصر بت پرستی کے حصہ تھا، اور یہی سبب تھا کہ ایسے عیسائیوں میں عروج رہا عیسائیوں کو اس کے ادب سے پرہیز کرنا پڑا..... خود اس زمانے میں یہ حال ہے کہ پروٹست اور کیتوولک (جالٹلین) ایک دوسرے کی ادبی تصنیفات سے عملاً علم رہنا پسند کرتے ہیں، بت پرستوں کی بھی یہی کیفیت تھی کہ جس طرح یہاں کی شاعری کے لفظ سے ناواقف رہتا چاہے تھے وہ بھی عیسائیوں کی کتب مقدسہ کا علم حاصل کرنا پسند کرتے تھے۔ (ص: ۳۲۶-۳۲۷)

۳۔ عیسیٰ مذہب پر ایک الزام یہ بھی ہے کہ اس مضمون کا ایک قاعدہ مرتب کیا کہ اگر عیسائی سپاہی زمانہ نے لوگوں کو فوجی ملازمت اختیار کرنے سے باز رکھا، اور فوج پر کوئی کوئی بری نظر سے دیکھا، ایک حد تک یہ الزام کر دیا جائے گا، آجکل کی طرح اس وقت بھی ایسے عیسائی عیسائیوں کی طبعت کا اندازہ کا کیا جاتا ہے تو یہی تھا، عیسیٰ مذہب اس وقت بھی اور اب بھی خدا کی دریافت ہوتا ہے کہ عیسائیوں کو علوم و فتوں کی تعلیم کی طرف سے امن وسلامتی کا ایک وعدہ سمجھا جاتا ہے، پس میں زیادہ تر لوگ ایسے تھے کہ کوئی صینے کو بر اجاہتے تھے

ہونے کے مدت سے بلندی سے پستی میں گری تھی، - شخص بلا افسوس اس تکلیف و اذیت کا اندازہ نہیں کر سکتا تھا جو صدہ بالکل ہزار ہماروں اور عورتوں کو اس رہبہانیت کی وجہ سے انھانی پڑیں جو اگر بالکل نہ تھی تو ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کل رفتار کو تیز کر دیا، اور یہ عیسوی مذهب پر ایک الزام کم از کم ختنی میں پہلے سے بڑھی ہوئی تھی، سلطنت اور ملکوں کو ان مردوں اور عورتوں کی خدمات کی واقعی داردیوتا کو اپنے اوپر مہربان کر لیں گے، اس میں ضرورت تھی اور بہت خوب ہوتا کہ ملک ان کی ہرگز کلام نہیں کہ خدا کا حکم بجالانا انسان کا سب سے بڑا خلق ایک ہے جسی مجدد ان کے ایک یہ ہے کہ اس نے سلطنت کی آبادی کم کر دی جو سیاسی اعتبار سے ایک بڑی خرابی تھی، اس الزام سے سمجھی مذهب کی صفائی بخوبی نہیں ہو سکتی، سمجھی مذهب کا نام لیکر بہت سے طریقوں پر جو فی الحقیقت سلطنت کے حق میں مضر تھے بڑے جوش و خروش سے وعظ ہونے لگے جن کا ذکر صبر کے ساتھ کرنا دشوار ہو جاتا اگر ہم اس بات کو بھول جاتے کہ جب مرض سخت ہوتا ہے تو اس کا علاج بھی سخت کیا جاتا ہے، کسی شخص کو انکار نہیں ہو سکتا کہ رومان سلطنت میں خاص کر اس کے مشرقی حصہ میں لوگوں کے اطوار بگز کر کس درجہ طبیعتیں مسخ ہو گئی تھیں اور کسی بے شرمی و بدکاری عموماً پھیل گئی تھیں۔ پس اشد ضرورت تھی کہ کوئی تحریک ان خرابیوں کے رفع کرنے کے لئے ظاہر ہو، آخر کار وہ تحریک ظاہر ہوئی اور سمجھی دین کی عکل میں ظاہر ہوئی، لیکن اس دین کے ماننے والوں میں بہت لوگ ایسے تھے کہ جن گناہوں میں دنیا بھلائی ان کو جتنا کر خود دنیا چھوڑ جائیں تھے اور گوشہ نشیں ہو کر رہبہانیت اختیار کی تھی، رہبہانیت بھی ایسی سخت جس میں انسان کی قدری کمزوریوں کا لحاظ کرنا تو چیز دیگر تھا قدری ضرورتوں کو بھی جوانسان کے ساتھ لگی ہیں قطعی ترک کرنے کی کوشش کرتے تھے، ان لوگوں میں جن کے مزاج میں سختی بڑھی ہوئی تھی اتنا تو ضرور ماتا جاتا تھا کہ ازدواج ایک قابلِ عزت پیز ہے، لیکن تجدید کی خوبیوں کے بیان کرنے میں بحد غایت مبالغہ کرتے تھے، اور گوخداد اس پر عمل نہ ہو لیکن دوسروں کو سمجھانے میں جس قدر فصاحت و بلاغت میں کمال ہے اکیا تھا وہ سب اسی ضمیون پر صرف کیا جاتا تھا، کوئی اپنی گرد پر لینا درست نہیں، چنانچہ رعایا کے اسی میان

مولانا شہباز اصلاحی - چند یادیں

عبدالستین میری، دوئی

بعد آپ بجا طور پر امارات جماعت کے اہل تھے، کبھی کھمار ہم بھیسے کو عقولوں کو جماعت اور بیت کے علم پر حرب تھی ہوتی تھی، مولانا نے ہم نے پوچھا بھی کہ کیا جماعت کے نعم سے واپسی کو ان بزرگوں نے دل و جان سے قبول کیا، تو مولانا کا کہنا تھا کہ ان اکابر کو اخلاق فاتحے سے سروکار نہیں تھا۔ ویسے بھی مولانا مودودی کے افکار و خواص کے بارے میں علمائے ہند نے جن تھوڑتھوڑے کا تھبکار کیا ہے، جماعت اسلامی ہند پر ان کا اطلاع کرنا درست نہیں۔ مولانا عبدالمadjid ریاضی جسی خصیات جن کی مولانا مودودی پر تشریفی مشورہ ہے جماعت اسلامی ہند کی کارکردگی کے تعلق سے پوچھ کر، ختم کرتے تھے۔

مذکور اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی نظر کرم ابتدا سے جامعہ اسلامیہ پھٹکل پر رہی۔ ۱۹۶۰ء میں جامعہ کے اولین ہمایہ مولانا عبدالمجید ندوی کی سبک و شیوه کے خالی کوئی اور نہیں ہمارے مولانا صاحب ہی ہیں۔ مودودی سے عقیدت و وارثی اس تعلق میں آزے جسیں نام و نہود، شہرت و ناموری سے کوسوں دور، ٹھوں بھی جامد آباد میں اس کی منتظری عمل میں آئی۔ ایک نئے خواصیں مولانا کا نام شہباز ہندی کے طور پر شائع رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی ہوا تو تم نیاز مندوں کو پتہ چلا کہ اس مقبول عام تاریخی سے روشنی پر اوت وارد استوار ہوا۔ مولانا کے خالق کوئی اور نہیں ہمارے مولانا صاحب ہی ہیں۔ آئی، نہیں آخر عمر تک آپ سے مجتہ میں سرفہرست آیا۔

مدرسہ الاصلاح میں جب جماعت اسلامیہ سے خدمت کو اپنا شعار بنانے والی یہ عظیم شخصیت ۲۰ رمضان ۱۴۳۳ھ کی شام عمر کی محترم بہاریں اس دارفانی میں گزار کر لکھنؤ کے ایک اپتال میں اپنے ماں کی حق دینی مدرسے سے نسلک ہو گئے، یہاں تک کہ جمدة مولانا بہار کے شریح پاگپور سے تعلق رکھتے تھے، افلاج بلیخیج کا قیام عمل میں آیا اور مولانا روز اول ۱۹۶۷ء تک جاری ساری تعلیم اپنے علاقے ہی میں حاصل کی اور شوری کی مدد اور اسے دے دیا گیا۔

مولانا شہباز سرائے میر میں داخلہ لیا۔ جہاں آپ کو ضرر قرآن مولانا حمید الدین فراہی کے جاشیں بعد بیعت واردت کا تعلق مذکور اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی سے قائم ہوا اور آخر تک یہ تعلق قائم رہا۔ جماعت اسلامی کے نعم سے بھی آپ کا تعلق ہیں، فراغت کے بعد آپ پہلی پروردہ میں کی ذمہ داری مدرسہ مدرس جامد میں میرا تقریر کر دیا۔ اس طرح دوران تعلیم جو تھس رسہ گی تھا، مولانا کی سرپرستی میں اس سے دیکھنے والے اور جماعت کے دیرینہ کارکن مولانا کی بھرپائی کا موقع مل گیا، اس دوران ہم نے وہ کچھ سکھا اور یقیناً استاذ مایہ ناز کی صحبت نے اس میں پہنچی مدرسہ و ملاجیت کی بنیاد پر مولانا ابواللیث اصلاحی کے خدمات و ملاجیت کی بنیاد پر مولانا ابواللیث اصلاحی کے

مولانا جس دور میں جامد کے بھتی تھے، خوش

الحقیقت وہ پڑھنے کے قبل بحثت تھے و معرف انجیل دلانے والا تھا اب وہ ہی ایک جابر و جھاکار ہے۔ یہ توبت پر ہی سے زیادہ جابر و جھاکار ہے۔

ہم تو بتوہب میں عصر حاضر کے ان مذکورہ بالا اقتباسات اپنے مطلب کی ادائیگی رہنماں کی مسیحت میں دلچسپی کے اساب اور اس کے افکار انجام کا تذکرہ کرتے ہوئے میں خود اس قدیمیان کا تنزل ادازہ لگایا اور اس کے جا سکتا ہے جو "سمیٰ باذل" کا انتہا کر رہے ہیں، اگر جان، بی، فتح کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں:

سمیٰ باذل سے مراد حضرت عیسیٰ مسیح کے نزدیکی عقلی وجہ یہ تھی کہ دینا فرسودہ ہو چلی تھی، پرانے خیالات اپنی عمر ختم کر کچھ تھے، غلوک و شبہات نے خود ساخت اور اپورہ تاویل کا بیزان شریعت میں کیا میاں بیکار کر دیا تھا، خون ریوں اور لڑائیوں سے تا تھوڑا خست ہو گئے تھے اور خدا کی تحدیق اس بیان کرتے ہوئے مسیحت پر بلا اچھا تبرہ کیا ہے، آنے والے سیال بہاسے خوف زدہ، ہوری تھی جس کا مطلب ان کی ذات نہیں بلکہ "باذل" ہے جب بھی لکھتے ہیں:

"اُرذہ رسول کے بقول عیسائیت نے ایک اتنا مغربی حصہ کوئی موجود ہیں خرق کر دیا، حکمت یونان نے ایک صدی بھی گذرنے دیا تھی کہ سلطنت کے اس پر "سمیٰ باذل" کا بیبل کی طرح درست نہ ہوگا،

اس لئے کہ قرآن و سنت کے واضح والائیں اس کی نئی کی طرف جگ کر فاش غلطی کی، جبکہ تندب جدید نے کے نہاب قلمدہ فتن پاریئے ہو کچھ تھے یہاں تک کہ

قدیم دیوتاہاں کے سر بھی پیدا ہو گئے تھے، ہر چیز اپنا زندوں کے ازبیروں محدث علیہ السلام کی شکل میں ہوگا، جیسے "ہم نے زندگی کے ظاہری ڈھانچے کو بے حد وقت پورا کر کے جس و حرکت پر بھی تھی، خلق خدا لہذا صورت مغرضہ میں وہ بھی باذل "محمدی" ہو گا، خوبصورت اور سلیقے سے سجا ہے، مگر بامن کی بینا، مختصر تھی کہ سکھر جوں کو میں تھیب ہو، کوئی اچھی کہ "سمیٰ" اور اگر سمیٰ باذل سے مراد ہے کہ اس اور ضروری احتیاجات کو ظرفاً اداز کر بھیجتے ہیں۔ ہم نے امید بند ہے، اور یہ جیزیں اس وقت صرف میسوی ایک سین و جیل بیالہ بنا یا ہے، اس کی آرائش بھی خوب خوب زیری و خوں آٹھا ہی سے گذر رہی ہے اس سے تجات کا واحد راست مسیحت ہے جس کی تعلیم یہ ہے کہ کوئی اصل تھی رخصت ہو چکی تھیں لیکن اس کے اندر خوش اگر کوئی ایک رخارپر تپیز مردا ہے تو دردار رخارپر تپیز کے کامہاؤں میں اس کے دل کو اور عمل کی ساری قوتیں کو حفظ جسمانی میں و آرام مہیا کرنے کے لیے استعمال کیا لیکن روح کے تقاضوں کی کوئی تاریک خیالی، نہیں ہو سکتی، اس لئے کہ مخصوصوں کے خون سے پھنسدے دینے والی موجودہ عالمی کرتے کرتے پریشان اور جس کی زبان سوال کرتے پروانہ کی اور اسے بے پار و مدد و گارچھوڑ دیا۔"

قدیم تھی اس نے تپیز کو سکھانے، گویا سیاست کی اور اس کے بیرونی حصے کی صفائی کا بھی خاص خیال سے وہ تازگی و سرو بسادی و صفائی جو شروع میں اس رکھتے ہیں، لیکن یہ نہیں دیکھا کہ اس کے اندر خوش اگر کوئی ایک رخارپر تپیز مردا ہے تو دردار رخارپر تپیز کی ساری صلاحیتوں کی ساتھ موجود تھا، اور اسی دنیا کو جس کی فہم رسم اچھیت کیلی دیے کہادہ اس میں اب تک میکا اور غریب کمال کوئی تاریک خیالی، نہیں ہو سکتی، اس لئے کہ مخصوصوں کے خون سے پھنسدے دینے والی موجودہ عالمی قیادت "دین" کے سامنے میں ہی یہ سب کر رہی ہے، اس در دنیا کی یقینت کے بر عکس اسلام زندگی دوسری طرف تاریخ کی شہادت ہے کہ مسیحت نے اس کے ساتھ دو ہے کیا کہ یہی جواب امر حق ہے، پرانی باتیں بھی جو طبیعت کا غیر ہو چکی تھیں دل سے صرف قیادت میں ناکام رہی ہے بلکہ اس نے دینے کے نام پر لاکھوں افراد کی خون کی ارزانی کی کرتا ہے اور دونوں میں سے کسی کو ظرفاً اداز جیسی دین میں اختلاف کا موجب ہوتی رہیں، مگر ان کو صرف باپ اور بیٹے کی اوہیت کے عینہ لا سخل نے کا مطلب ہے اطاعت، اللہ کی اطاعت اور اس کے نہایت پر رحی اور عکم سے دبادیا گیا اور انسان کو جگ دیکار کی وہ تاریخ رقم کی ہے جو کسی اور نہ بھی تھی، جو نہ ہے نہیں ملتی، جس طرح آج بعض خیر خواہی اور معاشرے کی اصلاح و بہبود کی تھر، اور یہی مریض ذہنوں کو مسیحت میں سکون کی خلاش ہے اسی دہماذل ہے جس کی دینی کو ضرورت ہے۔

تمہارے ہاتھ میں بھی بت پرستوں کو مسیحت ایک

طریق نہ کرنے میں بھی بت پرستوں کو مسیحت ایک

☆☆☆☆☆

مولا ناجب جامعہ آئے اس وقت بیہاں پر درسگاہ سے طلب کو تدریکی عادت پڑتی ہے، مشکل عبارتوں کو بچتے تھے، سلامت و صحت لسانی میں وہ اقبال کو تاب سے اسلامی رائپور کا صاحب ساتوں جماعت تک رانج تھا، کا ملکہ بیدا ہوتا ہے، طلب میں صرف لکھنوت کرنے کم نہیں مانتے تھے۔ اس کی ان کے پاس لیٹیں بھی دی ہماری کتاب، آسان ریاضی، عام معلومات، چاہیں، وہ اس کے شوابد میں اقبال کے اشعار کی تعریج دین، ہماری دنیا اور مارث کی اگر بڑی کتابیں دیں، وہ اس کے شوابد میں اقبال کے اشعار کی تعریج بڑی باریک بھی نہیں کرتے، ان میں بھی تھیں دین، ہماری دنیا اور مارث کی اگر بڑی کتابیں دیں، وہ اس کے شوابد میں اقبال کے اشعار کی تعریج بھی بڑی باریک بھی نہیں کرتے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ مولانا کا خیال تھا کہ دینی روحانی رکھتے والے مسلم تھفاظات کے بغیر اقبال کے انکار کو قول کرتے ہوں، پھر بھی کو مشکل عبارتیں روشنے، یا آئندہ دس سال کے پچھے ادارے جب پرائیوریت کو رس تباہ کرتے ہیں تو دونیں ایک مرتبہ میں نے اقبال کے عقیدہ آخرت کے سلسلے میں سال تک بچوں کی نیفیات کا خیال رکھتے ہیں، پھر ان کا کو تقریب شہید اور دائنر محمد الہی کے اعزاز احشات کا ذکر کیا شریک ہوتا۔ حالانکہ مولا نا کوئی جاذب نظر داعل و خلیط چنستان دیر میں بارہا وح پر دیناریں آجھی ہیں، پھر تھیں، تو غربیا کہ اقبال کی شاعری پڑھنے کی وجہ ہے، شریں، چنانچہ اقبال کے بارے میں آپ کی اس طرح کے قاعدہ، اول، دوم کا معیار، بہت ہی اچھا ہے، تاریخ کو نہیں نے وہ وہ رعنایاں دکھائیں کہ تاریخ بخہرہ ہو کر رہ گئے وغیرہ۔ یاد کروانے کے حق میں نہ تھے، بغیر اس طرح میں نے اس بات پر روح کا تکمیل کیا کہ اقبال مذکور کے روؤانہ کے کسی خانے میں نہیں تھا، بلکہ انہوں شروع کیا تھا اس کی مکمل کا موقع نہیں ملا توہبت بڑا بیک بعد کے اجزاء میں اتنی محنت نہیں کی گئی، اسی طرح سے کی آپ کو شکایت تھی، لہذا مولا نا ہماری کتاب کارنامہ ہوتا، کہنے لگے کہ اللہ کی ذات بڑی حکمت والی تباہی کی، لیکن دیگر علوم میں سرکاری فضاب کو جاری کیا، اسی قیام و تربیت پر لکھی گئی کتابوں کے بارے میں بہت ہی کم کر دی۔

کافی، اسی قیام و تربیت پر لکھی گئی کتابوں کے بارے میں انہیں سمجھیدہ طرز خطابات ہی پسند تھا، وہ کہتے نہ ہو کاموں کی عزت باقی رکھنا چاہتے تھے، ان دو قوں اپر یادے ظاہر کرتے تھے کہ ان میں زیادہ تر نظریاتی اور بھٹکی اقوام تھے کی جزوں اسی میں ساختہ ساتھیں شخصیات کا امت اسلامی میں جو مقام تھا، اس کی وجہ سے بحث ہوتی ہے، عملی و تجارتی دنیا سے زیادہ تقریبیں ہوا کرتی تھیں، بھٹکی تقریبیں جذباتی سے اقبال کا تکمیل الہیات چدیدہ کا پروجکٹ اور مولا نا رکار نہیں ہوتا، یہ مصنفوں اپنے سے یہے عالم کے اور ایکشن سے بھر پوری تھیں اور نہر کے دھنے لب اور ایکشن سے بھر پوری تھیں، فن تعلیم و تربیت میں اور ایکشن سے بھر پوری تھیں، لیکن عالی تاریخیں نے کبھی بھی نہر کے اخراج پایا جاتا ہے، وہ مندرجہ تھا اور عام ہو جاتا، یہ جاپ افضل حسین مرحوم نے جو باش لکھی ہیں، ان میں دنوں بکھل نہ ہونے کی وجہ سے ان میں وہ جو دنیا کا پرے پیشہ مکمل تھا اسی کے ایجاد کیا ہے، اسی میں زیادہ تجارتی تھی، اور ان سے خوبی خبر پھیلا، آج اصلی مرحوم کی تاریخ پسند تھیں۔

جب علامہ اقبال کے فرزند جاوید اقبال جن مولانا کی خن نہیں بہت بلند تھی، معاصرین افکار و خیالات کا اپنے والد کی طرف نسبت کر کے میں خیال میرٹی بڑے پسندیدہ تھا تھے۔ ایر پھنسی کے اغیار کرتے ہیں، ان کے متعلق جب تم سنتے ہیں تو مولا نا کی آج سے تیس سال قبل کی بھی بات کی چھانی کا حسوس ہوتا ہے۔

آپ نے اساتذہ کے لیے بعد مدار عصر امام غزالی کی احیاء العلوم کا درس شروع کیا تھا، مولا نا کی بیاناتی ہے دل ان کی تسلی دیتی ہے، اس میں مندرجہ بعض مسائل کے تعلق سے خود مولا نا کو بڑا اشکال تھا، چند اساتذہ اس کتاب کو شامل درس رکھنے کے خلاف تھے، لیکن مولا نا جس بذوق میں ہوتی ہے، وہ اس کتاب کو اپنے آجاتا ہے، ہوش کی عمارت ابھی آجی کھڑی ہے، کل دو کرے، ایک آفس اور مطبخ، ہوش کی خالی آپ علامہ اقبال کی شاعری کے بڑے مترف بنیادوں پر جھاؤ پھونس کے بے چہرہ جات، ایک منظر

نہیں سے سی دو انجمن آرٹس ایڈسٹریشن کا لجے میں پھنس پران کی خاص توجیہی، وہ بڑھتے چوٹے درجات میں تعلیمی رفتار کو دیکھنے ضرور آتے۔ مولا نا کے نظام تعلیم ڈاکٹر سید انور علی کا دور پر سیل تھا، ڈاکٹر صاحب بھی ڈاکٹر سید اکبر کلیدی اہمیت حاصل تھی، وہ بچوں کے جماعت اسلامی کے رکن تھے اور مولا نا کے بڑے عیں سنوار و یگاڑ میں استاد کوزیا دے دار تھے تھے، مولانا کے تین مسلمانانہ ہند کے جذبات ہدروانہ تھے، قدروان، آپ کے ایسا پر مولا نا نے کافی میں روز جلد انہوں نے اساتذہ کو شفقت کرنا سکھایا، انہیں اتفاقی بعد مدار عصر دریں قرآن کا سلسلہ شروع کیا، جس میں کافی جذبات سے درستھے میں کوئی سکر نہیں چھوڑی۔ اس طبق اچھی خاصی تعداد میں اساتذہ اور جدید تعلیم یافت طبق اچھی خاصی تعداد میں شریک ہوتا۔ حالانکہ مولا نا کوئی جاذب نظر داعل و خلیط ایک گرفتار شدگان کی نفاثت بھی کی تھی۔

مولانا کی عادت تھی کہ سہ ماہی اور ششماہی تعلیم کے بعد تمام اساتذہ کو بھی کرتے، وہ تاریخ کا چھنٹے، دن بھی وضع قطع میں کوئی رکھ کر تھا، اس الفاظ میں بھی تھیں، مولانا پر تعریفی کلمات بچھے زیادہ اثر انداز تھیں، مولانا پر تعریفی کلمات بچھے زیادہ اثر انداز تھیں، میں تھیں، اگر ان تعریفی کلمات کی بھی تھیں آپ پر پڑتی تھیں تھیں، اسی طبق اساتذہ کے باوجود نہریات دیے میں گھر امداد کر کے آتے، انہیں معلوم ہوتا تھا کہ کون سا ہو تو ان کی اہمیت کرنے کا مولا نا کا مخصوص بھی لگاں پیٹ دل کی بات کہتے اس میں ریگ و درجن سے اساتذہ کے باوجود نہریات دیے میں ہوں گے، وہ بھی بھی کہتے کہ بچوں کی سامنے آتا تھا جو آپ کے واپسگان کو بڑا لفظ دیتا، میرا علی و عوامی موارد ہوتا، باوجود اس کے مولا نا کے تربیت کے اصل فمدار اساتذہ ہیں، اگر والدین بچوں مولانا کے دوران اہتمام جامعہ کے ایک اور سرپرست کی تعلیم و تربیت کر سکتے تو اساتذہ کے پاس کیوں بھیجئے، مولانا سید ابراہیم صاحب خلیفہ حضرت تھانوی وغیرہ کی فیض میں مولانا شاہ و مولانا ایوب الکلام آزاد کے اچھے کیا، اسی قیام و تربیت پر لکھی گئی کتابوں کے بارے میں اکابر کی بھٹکل آمد ہوئی، مولا ناطری انداز میں ان کی اکابر کی بھٹکل آمد ہوئی، مولا ناطری کا مجموعہ جب پہلے پہل چھپ کر آیا تو مولا نا نے اس کا تعارف کے احمد کو بھیں پہنچانی چاہئے، وہ طلبہ کے والدین آرام و راحت کا خیال رکھتے، آپ کے دور میں ۶۷۲ھ میں حکیم الاسلام مولا نا قاری محمد طیب سابق مہتمم کا لجے کے جدید تعلیم یافت طبق میں کرایا، ہم نے خود کا لجے سے بھی ان کی تعلیم و تربیت کے تعلق سے ریبا رکھتے کے پہلے کو اس کا مطالعہ کرتے اور ان رسائل کی تعریف میں رطب المان ہوتے دیکھا، یہ مولا نا کی خوبی تھی کہ احاطہ کرتے کہ بات عمومی ہونے کے باوجود ہر ایک احادیث اساتذہ کی سادگی اور نہاشی ایک ایسا نہیں تھا کہ مولا نا کی خوبی تھی کہ جماعت اسلامی سے وابستہ اپنے معاصرین کو مولا نا شاہ کی ایجاد میں اپنے ہاتھ پر نظر آتا۔

مولانا کا اہم وصف کی بھی شخصیت سے ان کی اس جامعہ کے لیے نیک فال اور علوم نبوت کی نشوشاہیت کی اعلیٰ مثال ہے۔

اسے آپ سے ہم نے کہتے ساکر جب مولا نا مظلوم احمد نہیں دی، آپ سے بے تکلف فخر جب آپ کی جانب یہ الفاظ ہم لوگوں کے لیے تمدن ایقاز سے کیا کم تھے، سے توہدا افسوس کیا کہ ایسے الی اللہ سے زندگی میں مولا نا کے سامنے ہم لوگوں نے زبردست خوشی کا اظہار ملاقات نہ ہوئی، اس طرح آپ نے یہ بادر کرنے میں کیا ہوا تباہی پھر گئے کہ خودستانی ہیں محور کر رہی ہے، قرمائے لگے قاری صاحب توہارے مہمان تھے، وہ بھی کر نہ جھوڑی کا اچھے لوگ کی ایک جماعت یا گروہ کی جا کر نہیں، فتحی اور پریمیر گارڈل سے یہ دنیا خالی نہیں کے تو پکر تھے، لیکن انہیں عقیدت مدد کسی کے نہیں جامعہ مولا نا نے اساتذہ کی رہنمائی و تربیت کا تھے۔ ایر پھنسی کا واقعہ ہے، جماعت اسلامی کے تمام اکیں کو جبل کی سلاخوں کے چھپے و تکلیل دیا گیا، مولا نا اس خالی چاہے، مارس کے تعارف ناموں میں یہ علمائے ائمہ درستھے کی بھر پور کوشش کی، ابتدائی درجات کے اراکین کو جبل کی سلاخوں کے چھپے و تکلیل دیا گیا، مولا نا ہیں، ان تعریفوں کا درستھوں نہ نہادیں تھیں۔

مدراس سے بنگلور تک

محمود حسن حنفی ندوی

و اہم بڑی سے آمیور چھوٹے، استقبال کے لیے صاحب مکان فی رفق احمد صاحب اور ان کی محظوظ شخصیت مولانا قاری محمد قاسم صاحب انصاری بھوپالی بھی موجود تھے۔

شیع عبدالواحد افتوا عربک اکیدہ میں

مولانا حمل مظاہری نے اس کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے استقبالیہ کلمات کہے، پھر اور بھیوں نے قرأت، اتفاق اور مکالمہ پیش کیا اور احادیث سنائیں، مسرت کی بات یہ رہی کہ یہاں بھیوں کو چھل پر گرام درست اخاظت میں پہلے سے طے تھا اس کا تخلیق انسانوں کے لیے آسان بنادیا اس لیے کہ مگر و اہم بڑی میں پہلے مدرسہ معدن العلوم حضرت انسان کو اللہ نے دوسری خلوقات پر بہت فائق مولانا معلم تشریف لے گئے، یہ ایک تدمیر دینی ادارہ اور مشرف بنایا ہے۔ فائق واشراف اس لیے کیا کہ ہے جس کا احیاء مولانا ابو سعید احمد صاحب کے زمین میں اللہ کی خلافت کا کام انجام دینے کی ذمہ داری اس کو عطا کی، رکاؤں اور دشواریوں کے باوجود کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے مختصر سے پوگرام ایسے بننے ہوئے جنہوں نے یہ کام انجام دیا، جب میں حضرت مولانا معلم تشریف نے شرکت فرمائی اور خطاب انسان بھل کر کرنے کو برداشت نہیں کر پاتا، ایک ہی کیا، جس میں نیت کے اختصار، اللہ کی رضا کو مقدمہ لمحہ میں جلا کر خاکستر کر دیتا ہے کیے وہ لٹھی کرنے ہاتے اور آخرت کی زندگی پر نظر رکھنے اور دینی کو برداشت کرتا، صرف اس لیے یہ آسان ہو گیا کہ اللہ کو اپنی اس مخلوق سے اپنی خلافت کا کام زمین بوجہ ای، اور فرمایا کہ مدرسہ ریڑھ کی ہڈی ہیں، موسیٰ میں لینا تھا، اس لیے یہ دیکھتے رہنا چاہئے کہ یہ ذمہ کو اگر ریڑھ کی ہڈی نہ ملے، گویا روحانی طور پر ریڑھ کی داری کس درجہ میں انجام دی جائی ہے اور فرمایا کہ ہڈی خراب ہو گئی، اور کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ، ہم قرآن مجید جیسی آسمان کی محترم چیز کو زمین پر ہمارے اپنے اپنے خلق کو پہچانیں کہ اسی نے سارے اساب لیے اللہ نے اتار، ہم اس کی اگر قدر نہ کریں گے فرمایا، اور کمپیوٹر آپریٹر کیا، پھر دعا فرمائی، یہ وہ ادارہ ہے جس کا افتتاح جناب و نبیت رکن نے اپنے دور مولانا معلم تشریف نے مغرب کی نماز مدرسہ دارالخلافہ نامن فلاح ملت کی مسجد میں قادر پیٹ میں ادا کی کام انسان سے لیتا چاہتا ہے، اس کے افاظ کی اور ان کے جملہ تقدیم اسادی کی صدارت فرمائی۔

لی، رفق صاحب نے تی قیمتی کھالوں کی مختلف قسم کے چڑے کی محل دینے کے لیے قائم حضرت مولانا معلم تشریف نے خلوقات کرام کی مناسبت حفاظت اس کی حلاوت اور اس میں شکر و تبر اور افہام سے قرآن مجید کی عقلت پر اہم باتیں ارشاد فرمائیں و تفسیم سے ہے، ان سب پر اللہ نے بڑا جر کھاہے۔ اور کہا کہ قرآن کی طاقت ایسی ہے کہ زمین برداشت آمبود میں شی دفیق صاحب کے نہیں کر سکتی، اللہ تعالیٰ سے برادرست تعلق رکھنے والی دولت کده پر

ی مسجد، رہاستے چار کمرے وہ بھی نہیں، ایک طبقہ پر اس مولانا کا معمول تھا کہ جب جامعہ آباد آغوش میں نہ وہ کنوں رہا، جامعہ جامعہ میں وہ قدیم چھوٹی سی مسجد، مگر، آئندہ ایک پر پہلے جامعہ آباد بھی کل کائنات تھی، خواب میں گم ہو جاتا تو رات کی تھائی میں مسجد میں عمارتوں میں مگن ہو جاتے، جب مولانا اچاک جامعہ تہذیبوں کے باوجود مولانا کے چاہنے والوں کے دل میں جو جگہ تھی وہ آنکھ بند ہونے تک باقی رہے گی۔ ورنہ کیسے سے جدا ہو گئے تو ایے مناظر بار بار دیکھنے میں آتے تھے تھا کبھی ایک دو تمہارے کے ساتھ تباہ ہو کر بھل کے

لیے تھے، نماز جو اور بعد صدر درس قرآن کے میں مسجد کے پاس سے گزر جاتا تو عجیب رقت اور حرست میں ایک عظیم شخصیت کی رہنمائی میر آئی جس نے آنکھوں سے نام و نہود، ریا اور خودستانی کی قیمت گردی۔ آپ میں جو خدا داد صالحیتیں اور ترب و باریک سے ۱۹۰۰ء میں مولانا دارالعلوم ندوۃ العلماء سے منتدریں بنی ہوئی تھیں، طلبہ جامعہ جعفرات کی شب دایس طاری ہو جاتی اور محل افسرہ ہو جاتا۔ گھنیرے درخوش کے زیر سایہ ستانے کے لیے میں کاملکہ پوشیدہ تھا، ان سے بعد مولانا کا دایستہ ہوئے، بھل سے جانے کے بعد مولانا کا شہرت و ناموری کے آسمان کو چور ہے ہیں، آپ کی جماعت اسلامی کے نظم سے بھی تعلق ختم ہو گیا، مولانا نے تحریر میں بلا کی ٹھنکتی و بالکل تھا، آپ کے خطوط ادب بھل چھوڑنے کے بعد ان صدی گزرنے کے باوجود شروع ہو جاتے، یہاں سے مولانا کی قیادت میں پیدا کی جو محسوس ہونے نہیں دیا کہ وہ بھل کو بھول گئے قائل جامعہ آباد کے لیے روانہ ہوتا، نو انداز کا لوئی مسجد میں، یا جامعہ کے فارغین سے محبت میں کوئی کمی آئی ہو، مغرب کی نماز ادا کی جاتی، پھر قافتچی پڑتا، جامعہ آباد ہو، یا جامعہ کے فارغین سے محبت میں کوئی کمی آئی ہو، وہ ہمیشہ زائرین بھل پر اپنی محبتی پختاہ کرتے رہے۔ ندوۃ العلماء میں مسجد کے سامنے کنوں کی منتدر کاروں اور دینیں کی ریل جیل میں وہ دوناں اب خواب چلاعے تھے اس کی لوتوں بھی روشن ہے، میدان کا رزار پیش کر عشاء کی نماز بامجاعت ادا کی جاتی، اسکوڑوں چلاعے تھے اس کی لوتوں بھی روشن ہے، میدان کا رزار ہو کر رہ گئے ہیں۔

عمر کے بعد آپ کے طاقتیوں کا مرکز تھی، اب ندوہ کا رکن بنیادی شرطیں کتاب و سنت کی روشنی میں بیان کی ہیں۔

(ایقہ صفحہ ۱۲ کا)

ہاں اگر کوئی عنادی پر کمرتہ ہے اور جو نہ کرے تو اس کے بارے میں ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ لَمْ يَتَبَّعْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾

جو لوگ دوبارہ دوپیں نہیں آتے وہی بالا صاف ہیں کوہاٹی کا احساس بڑی چیز ہے، اپنی غلطی کو غلطی سمجھنا معمولی چیز ہیں ہے، غلط راست پر پڑ جانے کے بعد اگر اپنی غلطی کا ادا رکھو گیا تو آدی واپس آسکتا ہے، صحیح کا بوجواہ شام کو اگر گھر آجائے تو اسکو بھوٹا نہیں کہتے لیکن اگر راست بھلک جانے کے بعد کا احساس ہی نہ ہے تو آدی نہیں کہاں سے کہاں ہو جائے اور پہاڑ کو منزل ہی نہ مل سکے، اسی لیے فرمایا کہ جو قوبہ نہیں کرتا وہی نا انصاف ہے نہ اس نے اپنے حق کو سمجھا اور ندوسروں کے حق کا احساس رہا، اسی لیے کہا جا رہا ہے کہ ظالم تو یہی لوگ ہیں۔

(۱) گناہ فوراً چھوڑ دے۔ (۲) احساس نہ اسٹ پیدا ہو۔ (۳) دوبارہ گناہ کرنے کا عزم ہو، جو گناہ حقوق العباد سے متعلق ہیں، ان میں چوچی شرط بھی ضروری ہے کہ اگر اس نے حق ادا نہیں کیا ہے تو ادا کرے، مثلاً کسی کی امانت اسکے پاس ہے امانت رکھنے والا تقاضا کر رہا ہے تو بغیر تاخیر کے ادا کر دے، میراث میں کسی اور کام بھی حق رہا ہے تو حساب لکھ کر اس کا حصہ اس کو دے، کاروبار میں اگر شرکت ہے تو ہر شرکت کو اس کا حق مانا جائے، غرض ایک پیسے بھی اگر دوسرے کا اپنے مال میں شامل ہو گیا ہے تو وہ گویا کہ قدرہ بخس ہے جو پورے مال کو نہیں کر رہا ہے جتنی چلد ممکن ہو اس کو صاحب حق تک پہنچا کر اپنے مال کی طبیعت کر لی جائے۔

☆☆☆☆

منہ کا نہ گلتا ہے۔

کے اسلام اور مسلمانوں میں عبادت بھی اجتماعی رکھی ہر خطہ کے لیے ہدایت کا راستہ بنانے کے لیے نبی گئی ہے، اس کے لیے مسجد کا نظام قائم کیا گی،

بنائیں کیجھ اور آپ پر ثبوت ختم کر دی، اور شریعت تحمل کردی، اس لیے اسلام کا پیغام ہم کو ہر ایک سک

کا ایک برا فائدہ یہ ہے کہ لوگوں کو ایک درستے سے ہم و چنانچا چاہئے اور اس کی خوبیوں سے دوسروں

و تعارف شخص سید بیری صاحب ہیں، یہ کی بھائی ہیں کو واقع کرنا چاہئے، مسجد کے تعلق سے حضرت

جن میں یہ سب سے ممتاز اور گئے چنے بلدرس میں مولانا مذکور فرمایا کہ مسجد کے آواب کا خال بھی ہے، اسلام ایسا نہ ہب ہے جو عبادت میں اجتماعیت کو ضروری ہے، اور مسجد سے تعلق زیادہ سے زیادہ بڑھاتا

ہمیت دیتا ہے، اور جماعت کے ساتھ نماز کو ضروری چاہئے، اس سے اللہ کے یہاں قبولیت حاصل ہو گی

قرادیا ہے، مولانا نے علماء کو توجہ دلائی کہ وہ دروس چڑھاں کے آنسو روں ہو جاتے ہیں، اپنے نئے قرآن و حدیث کا بھی اہتمام رکھیں۔

سید بیوی صاحب کی دعوت پر

مددوہ العلماء اور حضرت مولانا مذکور سے اٹھاہار تعلق میں بیکاریں دوسری شخصیت کے طور پر معروف

و تعارف شخص سید بیری صاحب ہیں، یہ کی بھائی ہیں کو واقع کرنا چاہئے، مسجد کے تعلق سے حضرت

ان کے لیے سونا بن جاتی ہے، حضرت مولانا علی میاض مسجد کے تعلق سے کہا تھا لگاتے ہیں وہ

مکان پر دعوت قیام دی، ایک دن قیام کرنا تھا تک

دینی اور مغرب کے تعلق سے کہا کہ دنیا مغرب کنفرم نہ ہونے کی وجہ سے تین دن قیام رہا اور پہلی

ہو گا، اسلام کی جماعت کے تعلق سے کہا کہ اسلام بڑا سائل ہیں، وسائل کو اختیار کرنا چاہئے مگر ان کے جامیں دین ہے دنیا کے کاموں کو بھی اگر اچھی نیت ملاںے کے لیے یہاں اور زیادہ ہجوم رہا، متعدد بیعت

اور من مانی زندگی گزارنی ہے، اسلام اللہ کے لیے

جنما سکھاتا ہے، تمام معاملات میں دین و شریعت

کو غائب رکھنا ہمارا مقصد ہونا چاہئے۔ بیکار کے

تعلق سے کہا کہ یہاں مغربی تہذیب کی یلغار ہے اور تو تازہ ہے پرانا نہیں ہوتا ہو گا، قرآن مجید اور

سیرت طیبہ کے متعلق فرمایا کہ مسلمانوں پر دین پر قائم

رہنے کے لیے اللہ نے یہ دو کوئی نیت عطا کئے ہیں، اس

ہوئے فرمایا کہ: مسجد سے عوام کو جوڑنا اور دین و دنیا

سے وابحی بھی خطرات سے حفاظ رکھے گی،

حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی مذکور صاحب کی دعوت میں عشاہی بھی تاول فرمایا، مفتی اشرف علی اشارہ کیا، اور ہی شائع ہونے والی کتاب "صادقین" میں فہیں بلکہ سارے ملک کو یہ نہیں کیے گئے، مولانا مذکور صاحب مولانا مذکور صاحب "صادقی" مولانا مذکور صاحب تصنیف کردہ ہے ان کے سامنے نہیں کی، جو علماء صادق ہو سکا کہ دوسری قومی تحریک کے کام کریں اور مسلمان پہلے سے موجود تھے، مولانا مذکور صاحب اور مولانا عبد القادر ندوی میرزا صاحب مجلس تحقیقات و تشریفات پور پشت (بخار) کے مجاہد اور مرفو و شان کارنا مولانے کے قوم نہ کر سکے، فی رفق صاحب ایک ایسے تاجر ہیں جو دوسرے مسلم تاجروں کے لیے نہیں ہیں کہ اپنی آمدی کا دادی کا صد حصہ کارخ اور قائم کے لیے مخفی کی طرف لوگوں کی تقدیم دوں کارہے تھے۔

ضیاء اللہ شریف صاحب کی میزبانی میں

سبیل الوہشاد

سبیل الرشاد سے سبیل الرشاد کے لیے روانہ حضرت واللہ اور بھی رفقہ خدام کا قائم رہا۔

مدرسہ دینیق العلوم آمبوڈ

ہوئے حضرت مولانا ابوالسود احمد صاحب نے بڑی مشقوں کے بعد بڑے دینی مقصد کے لیے بیکار کے

مدرسہ دینیق العلوم کے مفتی سبیل احمد قاسمی (یاکریزی) کے ایڈیٹر سید اقبال ظہیر

پور فیض الحوم آمبوڈ حضرت مولانا تشریف لے گئے، کوئی، اب اس مدرسہ سے بہت آگے نکل آبادی

پکھ دی قیام کیا، دعا کرائی اور مدرسہ کی درس گاہ بڑھ چکی ہے، مفتی اشرف علی صاحب دام ظل اس کے ذاکر مذکور صاحب کی دعا کرائی اور مدرسہ کی درس گاہ ڈاکٹر عبدالرحمن قمر الدین صاحب، امام اللہ صاحب اور دارالاکامہ وغیرہ کا محاذ فضلاء آتے رہے، مولانا محبین الرشید ندوی ذمہ دار ہیں، ان کی دعوت پر یہاں قیام اختیار کیا گیا۔

آیکا عبد الشکور صاحب کا قائم کردہ اور اب انہی کے پویس کا دفتر نفس

بیٹے حاجی شفیق صاحب کے انتظام والہرام میں ہے،

اور حضرت مولانا کوہدا آرام پیونچایا، مولوی افس

احمد ندوی ابن مولانا مفتی اشرف علی صاحب کے مشورے سے ایک پرلس کا فنرنس رکھی جس میں وہا

ل کے مقامی لائز وارو داخراں کے علاوہ راشریہ انجہوں نے آنحضرتو صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت مولانا مفتی اشرف علی صاحب کے ایڈیٹر

سہارا اردو، اور ایڈیٹیو اسروں کے علاوہ اور بھی صحافی کرنا نکل کی ازیر پرستی یہ ادارہ ایک بڑی مسید میں بیکار موجود تھے، دوست گردی، یوم آزادی، اور پرسنل لا

کی میں جامع مسجد سے قریبی فاصلہ پر قائم و تربیت کا کام سے تعلق سوالات کے مولانا نے تشفی بخش جوابات

انجام دے رہا ہے، اس کا جلدی دستار بندی تھا، جلد دیے، دوست گردی اور تقدید کے بارے میں انجہوں

مغرب بندشروع ہو گیا تھا، چونکہ حضرت مولانا ناسازی لے کہا کہ ایک بڑی سازش کے تحت اسلام اور درینا میں بھی دو جگہ توقف کرنا پڑتا تھا، جلد کے اور اگر کوئی ایسا کرتا بھی ہے تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے،

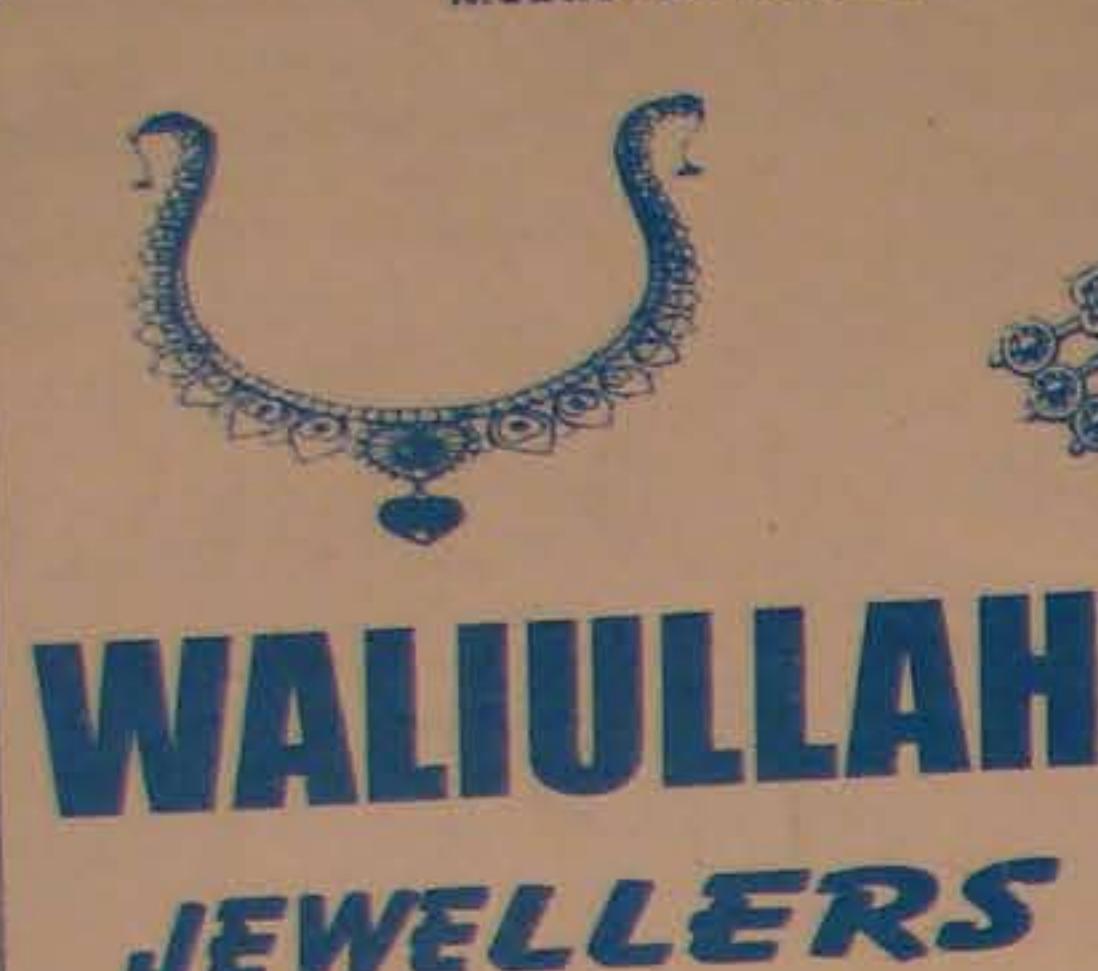
اختیاری سرحد پر ہوئے تھے، طلبہ کے سروں پر دستار بھی ہے، ہر علاقہ میں اور ہر قوم میں اتحاد بھی ہوتے ہیں،

موثر ذریعہ بتایا، اس منزل پر قیام صرف ۲۲۳ کھنڈ رہا، ان طلبہ کا نصیب تھا کہ ایسی مکالمہ سے کہا جائے گا اور برے بھی، یوم آزادی کے تعلق سے مسلمانوں کی خیال شرافت خلائق کی تھی کہ ہاتھوں یہ اور برادران وطن کا خیال

گذشت و مددیوں کی قربانیوں کی تاریخ کی طرف اس قدر بمحبت ہے کہ کہتے ہیں کہ جب یاد جاتی ہے کہج

Mobile: 9415090544 Shop: 2627446 Res: 2254796

پوپلر ولی اللہ



All Kinds of Gold, Silver & Diamond Jewellery

Maqbool Mian
Jewellers

مقبول میاں جویلریز

Jutey Wali Gali, Aminabad Lucknow.
Mob: 9956069081-9919089014

Mohd. Irfan

Mob. 9305672501

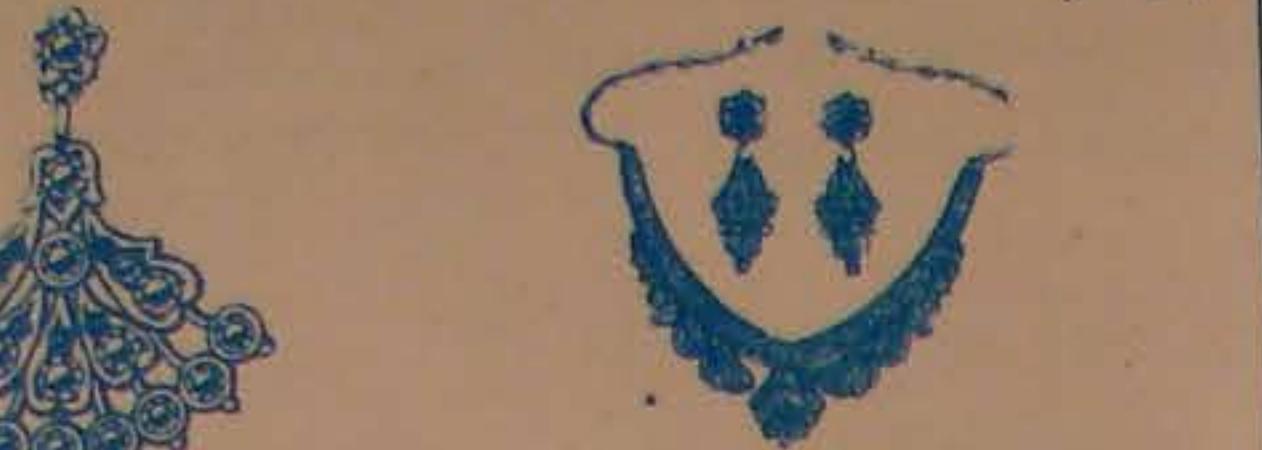


R. U. Khan Ph: 09335810078
09415001164

Label World

Manufactures
quality
Woven Labels

3. Vidhan Sabha Marg, Hazratganj, Lucknow-01(U.P.)India
Ph: +91-522-2623625 E-mail: riyazwise@gmail.com



وَاللَّهُ جُوْنِلَس

Jutey wali Gali,
Aminabad, Lucknow

مبھی کے قارئین کی خدمت میں

بھی کے قرئیں "تیرجات" سے گزاری ہے لیکن "تیرجات" کے سلسلی تحریر کرنے کے لیے فوراً بھی کے سلسلیں دل کے پورے پر تحریر کرنے کے لیے رسیل ہائے کی۔

ALAUDDIN TEA
44, Haji Building S. V. Patel Road
Nili Bazaar, Mumbai-400003
Ph: 23460220-23468708 Tele: Add Cupkettle

CAFE FIRDOS
Partly Air Conditioned
MOGHALAI & CHINESE FOOD

Tel: 23424781-23459921
145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400003

Contact: Mr. M. Atiq 9819655987
Mr. M. Irfan 9415070236
Mr. Zeeshan 9236726156

Phone: (011) 2615986
(011) 9627443

ریڈی سینٹ ہرداں ملبوسات کا ناپل امنداد مرکز
علی کوالی، پدھیری ٹرین فشن کے ساتھ

Shirts, Trousers, Coats, Embroidered, Sherwanis, Pullovers,
Jackets, Kurti-Suits, Night Suits, Gown & Ties.

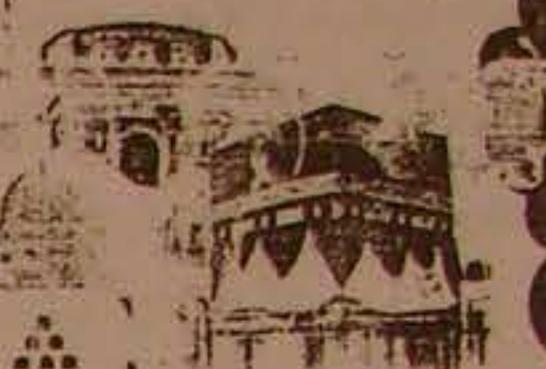
شارکی بیان، توہار اور تقریبات کے لئے شامدار تحریر، تحریف لائیں قابل تحریر سہ راستا

menmark
Ultimate Men's Collection

MFC, Wholesale, Export & Retail
58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow - 226001

سن 1976 سے 2007 کے تمام سفروں کی کامیابی کے باعث
آپکی خدمت میں 2008 و 2009 کے عمار، حج، سفر کے پورے پ्रограмم لے کر حاضر ہے۔

حج-ए-بُرْلَلَاه
2008-2009
�رچ روپیہ 1,60,000/-
(40 دن)



حج جیوارت
بُرْلَلَاه مُکْدَس، سَارِیَا، دِرَك
�رچ روپیہ 1,90,000/-
(55 دن)

تمراہ سفر 20 دن : سفر خرچ روپیہ 65,000/- (پسٹ حجاء)

تمراہ رمذان بُرْلَلَاه مُکْدَس، سَارِیَا، دِرَك
تمراہ سفر کی روانگی مُضَبَّط و تہلیکہ ایجاد پورے 25,000/- (پسٹ حجاء) اور چار پاسپورٹ سائیز فوتو دینا لازمی ہے۔

مککا اور مادینا مُونَبَرَہ مکانِ ہرام شریف سے اک کیلومیٹر کے فاصلے پر تیار ہے۔

ہمایا ایذا آج کوئی نہیں پیدا نہیں ہے۔ 1976 سے 2007 تک کامیاب سفروں کی خدمت کے جریءے حج و عمرہ سفروں میں کوئی 11,000 جاگہیوں کی واسی کامیابی کی حاصل ہے۔ جیسا کہ سے سوچے پرائیز کی ہاجیوں کے بُرکیگ کے تھات کرائی جائے گا۔ سوچے ہماڑی کامپنی کے جریءے حج بُرْلَلَاه اور کامکاٹ کا کامکاٹ آج کوئی ہاجیوں کو گواہی و تجذیب میں مدد نہیں ہے۔

حج و عمرہ 2009-10 کے سفر میں سے کامکاٹ

حج و عمرہ 2009-10 کے سفر میں جانے والے ہاجی ساہبِ امان جو کوئی اداجی میں نبکر کا اینجائز نہیں کر کے آتا ہے۔

سال کا اپنا سافرِ حج بُرکیگ کے لیے تیار کرنا چاہتے ہو تو ہم اس کامکاٹ کا فایدہ لے سکتے ہیں۔

تا۔ 25-10-2008 سے پہلے سیف روپیہ 25,000/- ایڈوائس جامان کاروانے پر سافرِ حج میں روپیہ 50,000/- کی خاص ایڈ

اور عمرہ سافر میں اپریل-2009 سے اکتوبر-2009 تک کے کیمپی میں سافر کے لیے روپیہ 15,000/- ایڈوائس جامان کاروانے

پر سافر خرچ میں روپیہ 20,000/- کی خاص ایڈوائس جامان کاروانے سے پہلے بُرکیگ کرنا پر اپنی دیکھ جائے گا۔

یہی ترہ ہلما ایک رام میسونیوں کے پیشہ ایضاً اور موکوچیں کے لیے 25 سیٹوں کا کوٹا نیہایت کامکاٹ

درو میں بُرکیگ تا۔ 25-10-2008 سے پہلے 2009 کے سافرِ حج کا شرکت ہے۔

ہمایا عمارہ اور حج سافر کی روانگی مُضَبَّط و تہلیکہ ایجاد پورے 25,000/- دے گلی / دے گلی / جامپور / نامگان / ہے گلی /

ہے گلی / حج بُرکیگ کے تھات کے ہاجیوں کی بُرکیگ کے تھات کرائی جائے گا۔

4154, گوللیمڈا، نئی انجیمان ہائیسکول کے سامنے، آرڈینیا گرد، آہمدادیا

فون: 079-25353993، فکس: 079-25390887، موبائل: 09879154085

E-mail: muslimtt@yahoo.com

مُسْلِم
ڈسْ اِنڈ ڈَرَبَلَس